جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

ترجمہ ''کنزالایمان'' پر

دیوبندی اعتراضات کامُحاسَبہ

مؤلف

میثم عباس قادِری رضوی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان

نورمسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

رابطہ نمبر: 021-32439799

نام کتاب	:	ترجمہ ''کنزالایمان'' پر دیوبندی اعتراضات کا محاسبہ
مؤلف	:	میثم عباس قادِری رضوی
سن اشاعت	:	محرم الحرام۱۴۳۹ھ/ اکتوبر 2017ء
سلسلۂ اشاعت نمبر	:	282
تعداد اشاعت	:	5100

پیشِ لفظ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

''کنز الایمان فی ترجمة القرآن'' میں بارگاہِ خداوندی اور بارگاہِ رسالت کے آداب کا حد درجے لحاظ کیا گیا ہے جب کہ اس کے برعکس بد مذاہب کے تراجم میں نہ تو تقدیس اُلوہیت کا لحاظ اور نہ ہی بارگاہ رسالت کے ادب کا خیال رکھا گیا ہے۔

جن کے قلوب و اذہان صاف اور جن کے دل میں ایمان راسخ، محبت الٰہی اور عشق رسول ﷺ جن کا سرمایہ ہے وہ لوگ تو ''کنز الایمان'' کو ایمان کی ضمانت قرار دیتے ہیں اور وہ لوگ جو نام کے مسلمان، جن کے دل ایمان سے خالی اور جن کے سینے محبت الٰہی اور عشق رسول ﷺ سے عاری وہ ہمیشہ سے ''کنز الایمان'' پر اعتراضات کرتے آئے ہیں اور علماء حق ہر ہر اعتراض کا جواب دیتے رہے۔

باطل نے جب اعتراضات کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے تو اہل حق بھی خاموش نہیں بیٹھے، انہوں نے ہر ہر اعتراض کا جواب دلائل و براہین کے ساتھ دیا۔

ان میں سے ایک محترم جناب میثم عباس قادری رضوی صاحب بھی ہیں جنہوں نے ''کنز الایمان'' پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات تحریر فرمائے ہیں۔ اور سب سے پہلے ادارہ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کے شعبہ نشر و اشاعت کو شائع کرنے کے لئے دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان کے شعبہ نشر و اشاعت نے اس ماہ اسی رسالہ کو اپنے سلسلہ اشاعت کے 282 نمبر پر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

فقط

حافظ محمد رضوان قادری

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت علامہ مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' ایک شاہکار ترجمہ ہے۔اس ترجمہ میں بدمذہبوں کے تراجم کے برعکس بارگاہِ خداوندی اور بارگاہِ رسالت کا ادب ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے، وہابیہ دیابنہ چونکہ اللہ ورسول (جل جلالہ وصلی اللّٰہ علیہ وسلم) کے گستاخ ہیں اس لیے ان سے یہ مؤدبانہ ترجمہ ''کنزالایمان'' برداشت نہ ہوسکا، اور اس کے خلاف کئی کتابیں لکھ کر شائع کیں، اہلِ سنت نے ان کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیے، لیکن مخالفین ان مردود اعتراضات کو دہرانے سے باز نہ آئے، جس کی وجہ یہی ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دیابنہ وہابیہ کی گستاخیوں کو طشت از بام کیا اور دنیا کو بتایا کہ ان گستاخوں سے بچیں اور ان کا بائیکاٹ کریں، اسی کا بدلہ لینے کے لیے یہ سیدی اعلیٰ حضرت پر لایعنی اعتراضات کرتے ہیں، جواب میں منہ کی کھاتے ہیں لیکن پھر بھی باز نہیں آتے۔

ذیل میں قرآنِ کریم کی ایک آیت کے ترجمہ کے متعلق مختصر وضاحت پیش ہے:

سیدی اعلیٰ حضرت سے اس بات کی وضاحت کہ آپ نے "مکر" کا اردو ترجمہ ''خفیہ تدبیر'' کیوں کیا۔

☆ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' میں اللہ کریم کے لیے لفظ "مکر" کا اردو ترجمہ ''خفیہ تدبیر'' کیا ہے، اس ترجمہ کی وضاحت آپ نے اپنے ایک فتوی میں کی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

''معترض صاحبوں نے یہاں شاگردیٔ روافض پر قناعت نہ کی بلکہ آریوں، پادریوں وغیرھم کُھلے کافروں کی بھی تقلید کی، وہ کفار معاذ اللّٰہ قرآنِ عظیم پر اعتراض کرتے

ہیں کہ ''اُس میں خدا کو عیاذًا باللّٰہ (خاک بدہن ملعونان) ''مکار'' بتایا ہے۔قال تعالیٰ: وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ((ترجمہ کنزالایمان: ''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی ''خفیہ تدبیر'' فرمائی''۔ پارہ:۳، سورۂ آل عمران، آیت:۵۴))
اُن کافروں نے نہ جانا کہ لفظ کے معنی اختلافِ زبان ومحاورہ سے مختلف ہوجاتے ہیں، "مکر" بمعنی فریب و دغا و ایصالِ ضررِ خفیہ بنا مستحق، ((یعنی کسی کے ساتھ فریب ودھوکہ کرنا اور خفیہ طور پر نقصان پہنچانا جس کا وہ مستحق نہیں)) مذموم ہے اور اُردو میں اسی معنی پر شائع۔اور بمعنی تدبیرِ خفیۂ اضرارِ مستحقِ سزا ((یعنی خفیہ طور پر سزا کے مستحق کو سزا دینا)) ہرگز مذموم ((بُرا)) نہیں اور عرب اسی معنی پر اُس سے تمدح کرتے ہیں۔خالد بن ولید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے کفار سے فرمایا کہ ''اگر تم مکر چاہو تو واللہ کہ ہم جڑ ہیں مکر کی''۔((فتوح الشام، جلد اصفحہ ۵۷، مطبع دار الکتب العلمیہ بیروت۔ایضاً اردو ترجمہ بنام صحابہ کرام کے جنگی معرکے صفحہ ۱۰۲ مطبوعہ مکتبۂ اُخوت، نزد حسن مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔مترجم مولوی شبیر انصاری))۔(ماہنامہ تحفہ حنفیہ، پٹنہ، صفحہ ۴۔بابت صفر ۱۳۲۳ھ، جلد:۹، شمارہ:۲)

دیوبندی اعتراضات کے جوابات ملاحظہ کرنے سے پہلے دو ضروری وضاحتیں پیش ہیں۔

(۱) اس تحریر میں راقم نے جتنے اقتباسات نقل کیے ہیں، ان میں اگر کہیں کچھ الفاظ ڈبل قوسین (( )) میں درج ہیں تو وہ راقم کے اضافہ کردہ ہیں، اور جو الفاظ سنگل قوسین ( ) میں درج ہیں وہ ان مؤلّفین کے ہیں جن کے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

(۲) اس کتاب میں دیوبندی مؤلّفین کی کتب سے نقل کردہ اقتباسات میں جہاں جہاں کلماتِ ترحیم وترضّی کا اختصار کیا گیا ہے وہاں اُسے نقل بمطابق اصل ہی سمجھا جائے۔

مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی کے دجل کا جواب:

☆ مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی نے لکھا ہے:

''ترجمہ کنزالایمان کے خلاف لکھنا کارِ خیر ہے:مولوی تبسم شاہ بخاری
بریلوی کنزالایمان کے رد میں لکھی جانے والی تحقیق کو کارِ خیر سمجھتے ہیں۔
(بحوالہ انوارِ کنزالایمان ۳۶۲)''(دوماہی مجلّہ نورِ سنت، کراچی، کنزالایمان نمبر، صفحہ ۴)

قارئینِ کرام! مفتی نجیب اللہ دیوبندی نے جس طرح کا دجل وفریب اس اقتباس میں کیا ہے یقین جانیں شیطان بھی ان پر ناز کرتا ہوگا، جس اقتباس کے حوالے سے دجل وفریب کا شرمناک مظاہرہ کیا گیا ہے اس کا جواب کچھ یوں ہے کہ ''کنزالایمان'' کے دفاع میں لکھے گئے اپنے مقالہ میں جناب سید تبسم بادشاہ بخاری صاحب نے ترجمہ ''کنزالایمان'' کے دیوبندی معترضین کا رد کرتے ہوئے بہ طورِ طنز ان کے اس فعل کو ''کارِ خیر'' کہا، لیکن مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی نے چابکدستی سے اسے کیا سے کیا بنا دیا۔ ذیل میں جناب سید تبسم بادشاہ بخاری صاحب کے پیش کیے گئے الفاظ ''کارِ خیر'' کو سیاق وسباق کے ساتھ ملاحظہ کریں، تاکہ مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی کا دجل وفریب آپ پر مزید واضح ہوسکے: شاہ صاحب لکھتے ہیں:

''بُرا ہو تعصب اور جہالت کا کہ ان کے ترجمہ قرآن کی بے پناہ مقبولیت نے مخالفین کو سراسیمہ کردیا ہے چنانچہ کئی کتابچے اور پمفلٹ اس ترجمہ کے خلاف دیکھنے میں آئے مگر مطالعہ کرنے پر معلوم ہوا کہ شاید ہی کسی نے اتنی بددیانتی کا ارتکاب اور جہالت کا مظاہرہ کیا ہو جتنا ان کتابچوں اور پمفلٹوں کے مرتّبین نے کیا۔ ڈاکٹر خالد دیوبندی اس مظاہرے کی قیادت میں سب سے نمایاں کردار ادا کررہے ہیں۔ ان کے ساتھ قاری عبدالرشید، استاذ جامعہ مدینہ لاہور ہیں جنھوں نے "حضرت شیخ الہند اور فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن کا تقابلی جائزہ" لکھ کر بزعم خود دین کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ کوئی اور صاحب پروفیسر ابوعبید دہلوی ہیں جنہوں نے "فاضل بریلوی کے کردار ونظریات کا مختصر جائزہ" لکھ کر اور شومئ قسمت، اپنے طبقہ میں بھی کوئی پذیرائی حاصل نہ کرسکے۔ ایک معترض جمیل احمد نذیری دیوبندی جامع عربیہ احیاء العلوم مبارکپور اعظم گڑھ (انڈیا) بھی اس "کارِ خیر" میں شریک ہیں۔ اور کئی دوسرے چھوٹے بڑے دیوبندی مولوی وقتاً فوقتاً اپنے "علمی تبحر" کا اظہار کرتے رہتے ہیں معمولی سے

بصیرت رکھنے والا انسان بھی ان مذکورہ علمائے دیوبند کی یہ کتابیں پڑھ کر اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ درحقیقت یہ کاروائیاں کسی انتقامی جذبے کے زیر اثر کی جارہی ہیں۔ دین وایمان اور اصلاح وتبلیغ سے دور کا بھی انہیں کوئی واسطہ نہیں۔ لطف کی بات یہ کہ ''حُسام الحرمین'' کی اشاعت سے قبل شاید ہی کسی دیوبندی مولوی نے امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ پر کوئی اعتراض کیا ہو ورنہ یہی ''کنزالایمان'' اور دیگر کتابیں پہلے بھی موجود تھیں۔ مگر جب ''تحذیر الناس''، ''حفظ الایمان'' اور دوسری دیوبندی کتابوں کی کفریہ عبارات پر امام احمد رضا بریلوی اور علمائے حرمین شریفین کا فتوی سامنے آیا تو بجائے تائب ہونے کے ان لوگوں نے مخالفت امام احمد رضا بریلوی پر کمر باندھ لی۔ وہ دن اور آج کا دن ہر دیوبندی مولوی کا یہ وظیفہ بن گیا کہ صبح وشام ایک ایک تسبیح امام احمد رضا کے خلاف ضرور پڑھنی ہے۔ ایک طرف امام احمد رضا بریلوی ہیں جو اپنے پیغمبر کی عظمت وشان کے تحفظ کی خاطر سینہ تانے کھڑے ہیں۔ دوسری جانب خوف خدا اور عذاب آخرت سے بے نیاز مخالفین کا طبقہ طرح طرح کے نام نہاد اور بے وقعت الزامات کے تیروں کی بوچھاڑ میں مصروف ہے۔ نصیب اپنا اپنا۔ امام احمد رضا کہتے ہیں کہ تم نے میرے پیغمبر کی شان میں بے ادبی، توہین اور گستاخی کیوں کرکی؟ وہ لوگ کہتے ہیں تم نے ہمارے اکابر کے خلاف قدم کیوں اٹھایا؟ اس طرح وہ لوگ اہلِ حق کے خلاف لکھ لکھ کر "توشۂ آخرت" بنانے میں خوب مصروف ہیں''۔ (انوارِ کنزالایمان نمبر صفحہ ۳۶۲)

قارئین! آپ نے اس اقتباس ملاحظہ کیا کہ جناب سید تبسم بادشاہ بخاری صاحب نے اس اقتباس میں ''کنزالایمان'' کے خلاف لکھنے والے دیوبندی مخالفین کا رد کیا ہے، لیکن مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی صاحب کو (اسے اپنی تائید میں پیش کرتے) ذرا سی شرم وحیا نہ آئی۔

مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی کے اس دجل کے جواب کے لیے مزید کچھ سطور لکھتا ہوں۔

☆ قرآنِ کریم کی ''سورۂ دخان'' میں ہے کہ فرشتے کفار کو کہیں گے: ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ۔ اس آیت کا ترجمہ دیوبندی فرقہ کے مزعومہ شیخ الہند مولوی محمود حسن دیوبندی نے یوں کیا ہے: ''یہ چکھ تُو ہی ہے بڑا عزت والا سردار''۔ دیوبندی مفتی صاحب!

لیجیے اس آیت سے استدلال بھی لیجیے کہ کافر عزت دار ہیں کیونکہ فرشتے تو کافروں کو ''عزت والے سردار'' کہیں گے۔(**نعوذ باللّٰہ من ذلك**)

اگر فریقِ مخالف کا رد کرنے کے لیے اسی طرح استدلال کرنا ہے جس طرح مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی نے کیا ہے، تو آیئے ایک اور حوالہ پیش کروں جس میں منکرینِ حدیث کی تعریف کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے لکھا ہے:

''منکرین حدیث بھی اِس پہلو سے لائقِ ستائش ہیں کہ اُنہوں نے حدیث کی جڑوں کو ہی چیلنج کر دیا''۔ (آثارالحدیث جلد۲ صفحہ۲۳ مطبوعہ دارالمعارف، اردو بازار، لاہور۔ طبع ۱۹۹۵ء)

مفتی نجیب دیوبندی صاحب! بتایئے آپ کے استدلال کی طرح اگر ہم بھی کہیں کہ ''ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے منکرینِ حدیث کے انکارِ حدیث کو لائقِ ستائش قرار دے دیا ہے''، تو آپ کا کیا ردِّعمل ہوگا۔ کیا آپ ہمارے اس اعتراض کو درست قرار دیں گے؟ اگر کہیں کہ ''ہاں آپ کا اعتراض درست ہے'' تو پھر ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے خلاف ''منکرینِ حدیث کی ستائش'' کی بنا پر فتویٰ جاری کریں۔ اور اگر ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کی مذکورہ بالا عبارت سے استدلال کرنا غلط سمجھیں تو معقول وجہ بتائیں، اور وجہ ایسی ہو جو جناب سید تبسم بادشاہ بخاری صاحب کی عبارت سے آپ کے اپنے کیے گئے استدلال سے نہ ٹکرائے۔

قرآنِ کریم کی بعض آیات کا لفظی ترجمہ کرنے پر دیوبندی گستاخ کیوں؟

دیوبندی اعتراض:

آج کل دیابنہ ہم اہلِ سنت پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم اہلِ سنت نے قرآنِ کریم کی بعض آیات کا لفظی ترجمہ کرنے کی بنا پر دیابنہ، وہابیہ کو گستاخ کہا ہے۔

دیوبندی اعتراض کا جواب:

حقیقت یہ ہے کہ بعض آیات کے لفظی تراجم کی وجہ سے کسی صحیح العقیدہ سنی پر فتویٰ نہیں

لگایا گیا، بعض آیات کے لفظی تراجم کی بنا پر جو فتویٰ لگایا گیا ہے اس سے مراد وہابی دیوبندی مترجمین ہیں، ان کو گستاخ قرار دینے کی اصل وجہ ان کا کریمینل (مجرمانہ) ریکارڈ ہے (جس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان پر فتویٰ لگایا گیا ہے) کیونکہ وہابیہ دیابنہ اللہ ورسول **جل جلاله وصلی اللّٰہ علیه وسلم** کے گستاخ ہیں، اس لیے یقیناً ان آیات کے ''لفظی تراجم'' سے بھی ان کا مقصد اللہ تعالیٰ اور نبی کریم کی شان کا انکار کرنا ہی ہے۔

پہلا جواب:

مزید وضاحت کے لیے ایک نظیر پیش کرتا ہوں۔ مظہرِ اعلیٰ حضرت شیرِ بیشۂ اہلِ سنت امام المناظرین فاتح مذاہبِ باطلہ حضرت علامہ ابوالفتح حافظ قاری محمد حشمت علی خان قادری رضوی مجددی لکھنوی **رضی اللّٰہ تعالٰی عنه** سے مُلّا علی قاری اور مولوی رشید گنگوہی دیوبندی کے ایمانِ والدین مصطفٰی **صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وعلٰی آله وسلم** کے انکار پر مبنی اقوال کے متعلق سوال ہوا، اس کے طویل جواب کے آخر میں آپ نے اس مسئلہ کی حیثیت کے بارے میں لکھا ہے:

''اگرچہ یہ مسئلہ اُن مسائل سے ہے جن کے قائل یا منکر کسی کی تکفیر یا تضلیل یا تفسیق نہیں ہوسکتی لیکن شرید گنگوہی کا یہ قول چونکہ مصطفٰی پیارے **صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وعلٰی آله وسلم** کی عداوت سے ناشی ہے، لہٰذا کفرِ واضح وارتدادِ فاشی ہے۔ (1) گنگوہی نے اپنے مہری دستخطی فتوے میں جس کے فوٹو علماے اہلِ سنت کے پاس ہیں صاف کہہ دیا کہ ''وقوعِ کذب کے معنی درست ہوگئے۔'' یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی کہ اللہ عزّ وجلّ جھوٹ بول چکا جس کی تائید مُرتد دربھنگی مرتضٰی حسن نے اپنے رسالۂ ملعونہ ''اسکاٹ المعتدی'' کے صفحہ 31 پر کُھلے لفظوں میں کی۔ (2) اِسی گنگوہی نے ''براہینِ قاطعہ'' صفحہ 26 پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اُردو زبان میں دیوبندی مُلّوں کا شاگرد بتایا۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۳۰ مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی) (3) اِسی گنگوہی نے ''براہین قاطعہ'' صفحہ 79 پر فاتحے میں قرآنِ عظیم کی تلاوت کو وید پڑھنت کے مشابہ لکھا۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۸۳ مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے

جناح روڈ، کراچی) (4)اِسی گنگوہی نے ''براہینِ قاطعہ'' صفحہ 148 پر محفلِ میلادِ مبارک کو کنہیّا کا جنم بلکہ اُس سے بھی بدتر کہا۔ (براہین قاطعہ صفحہ۱۵۲ مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی) (5)اِسی گنگوہی نے فتاویٰ گنگوہیہ حصہ دُوم صفحہ 119 پر ہولی دیوالی کی پوری کچوری کو جائز، (فتاویٰ رشیدیہ، کتاب ممنوع اور مباح کے بیان میں، حصہ دوم صفحہ۱۲۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ فتاویٰ رشیدیہ، کتاب جواز وحرمت کے مسائل صفحہ ۵۶۱ مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، دکان نمبر۲ اردو بازار، کراچی۔ فتاویٰ رشیدیہ، جواز وحرمت کے مسائل صفحہ ۵۷۵ مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فتاوی رشیدیہ، کتاب الخظر والاباحۃ صفحہ۴۸۸ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، قرآن محل مقابل مسافرخانہ، کراچی۔ فتاوی رشیدیہ، کتاب جواز وحرمت کے مسائل صفحہ۶۱۴ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ فتاوی رشیدیہ، جواز وحرمت کے مسائل مشمولہ تالیفاتِ رشیدیہ صفحہ۴۷۱ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور) (6) اورفتاویٰ گنگوہیہ حصۂ سوم صفحہ 145 پر حضرات امامِ حسن وامامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیاز کے شربت، دودھ، پانی کو حرام ٹھہرایا۔ (فتاویٰ رشیدیہ، کتاب الخظر والاباحۃ، حصہ سوم صفحہ۱۱۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العلم (ملفوظات) صفحہ۱۲۰ مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، دکان نمبر۲ اردو بازار، کراچی۔ فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العلم (ملفوظات) صفحہ۱۴۹ مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فتاوی رشیدیہ، کتاب البدعات صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، قرآن محل مقابل مسافرخانہ، کراچی۔ فتاوی رشیدیہ، کتاب العلم (ملفوظات) صفحہ ۱۳۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ فتاوی رشیدیہ، کتاب البدعات، مشمولہ تالیفاتِ رشیدیہ صفحہ ۱۳۲ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور) (7)اورفتاویٰ گنگوہیہ حصہ سوم صفحہ 23 پر جادوگروں کے جادو اور بھان متی کے تماشوں کو انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے معجزوں سے بڑھ کر زیادہ کامل وقوی کہا۔ (فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العقائد، حصہ سوم صفحہ۲۵ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ، آرام باغ، کراچی۔ فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العلم، ملفوظات صفحہ۱۰۲، ۱۰۸، ۱۰۹ مطبوعہ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دکان نمبر۲ اردو بازار، کراچی۔ فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العلم، ملفوظات صفحہ۱۳۱، ۱۳۸ مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فتاویٰ

رشیدیہ، کتاب العلم، ملفوظات صفحہ ۱۷۱ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، قرآن محل مقابل مسافرخانہ، کراچی۔ فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العلم، ملفوظات صفحہ ۱۲۰، ۱۲۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ فتاویٰ رشیدیہ، کتاب العلم، ملفوظات مشمولہ تالیفاتِ رشیدیہ صفحہ ۱۷۷، ۱۸۲ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور) (7)(8)اور ''براہینِ قاطعہ'' صفحہ 51 پر ملک الموت علیہ الصلاۃ و السلام اور شیطان کے لیے وسعتِ علم کو قرآن وحدیث سے ثابت اور حضور عالمِ ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لیے وسعتِ علم ماننے کو قرآن وحدیث کے خلاف اور شرک وبے ایمانی لکھا۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۵ مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی) (8) گنگوہی کے اِن اقوالِ کفر وضلال نے بتادیا کہ اُس کا یہ قول بھی توہینِ سرکارِ رسالت اور حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عداوت ہی پر مبنی ہے اُس کے اُن اقوالِ ملعونہ سے ثابت ہوگیا کہ اِس قول سے بھی اُس کی نیت یہی تھی کہ دربارِ رسالت میں گالی بکے۔ یہ بات محتاجِ بیان نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے واقعی حالاتِ مبارکہ کو بھی بہ نیتِ توہین ذکر کرنا کفر ہے۔ شفائے امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ مسئلہ مُصرّح ہے مثلاً حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو توہین کی نیت سے ''علی کاخُسر'' (الشفا بتعریف حقوق المصطفی، الجز الثانی، القسم الرابع، الباب الاول فی بیان ماھو فی حقہ صلی اللہ علیہ وسلم سب او نقص --- صفحہ۱۹۲ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان) یا ''ابوطالب کا یتیم'' (الشفا بتعریف حقوق المصطفی، الجز الثانی، القسم الرابع، الباب الاول فی بیان ماھو فی حقہ صلی اللہ علیہ وسلم سب او نقص --- صفحہ۱۹۱ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان) یا ''بکریوں کا چرواہا کہنا'' کفر وارتداد ہے (الشفا بتعریف حقوق المصطفی، الجز الثانی، القسم الرابع، الباب الاول فی بیان ماھو فی حقہ صلی اللہ علیہ وسلم سب او نقص --- صفحہ۱۹۳ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان)۔ فقیر کی اِس تقریر سے واضح ہوگیا کہ اِس قول کی وجہ سے مُلّا علی قاری رحمہ اللہ پر صرف خطا وغلطی کا الزام

ہے لیکن گنگوہی کے دوسرے اقوال سے رسول اللہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وعلٰی آله وسلم
کے ساتھ اُس کی عداوت ثابت ہوچکی، اِس لیے گنگوہی مُرتد نے یہ قول بک کر اپنے کُفر میں
ایک اور اضافہ کیا، مُلّا علی قاری رحمه اللّٰہ تعالٰی کا مقصد ایک مسئلے میں اپنا خیال ظاہر کرنا تھا
جو اُن کے نزدیک دلائل سے ثابت ہوا اگرچہ فی نفسہٖ وہ غلط و باطل ہے لیکن گنگوہی کا مقصود سرکارِ
رسالت علٰی صاحبها و آله الصلاۃ والتحیه میں گالی بکنا تھا''۔ (قِرَانُ النَّیِّرَیْن فِیْ اِیْمَانِ
الْاَبَوَیْنِ الْکَرِیْمَیْن صفحہ۲۷ مشمولہ ترجمانِ اہلِ سنت، پیلی بھیت شریف، حصہ چہارم)

دوسرا جواب:

دیوبندیوں کے مزعومہ ''امام الزاہدین والعارفین اور قطبِ عالم'' مولوی زاہد الحسینی
دیوبندی نے گستاخانِ رسول کی علامتیں بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ایسے بدبختوں کی کئی علامات ہیں مگر بڑی علامت یہ ہے کہ ان کی زبان، ان کے
قلم، ان کا ذہن وفکر ایسے مواد کی تلاش میں رہتا ہے جس سے شانِ رفیع میں کمی پیدا کی
جاسکے، وہ قرآنی آیات کی تاویلاتِ باطلہ بلکہ تحریفِ معنوی سے بھی نہیں رُکتے، وہ اپنی جہری
نمازوں میں صرف ان آیات اور سورتوں کی قرأت کرتے ہیں جن سے رفعتِ شانِ
محمد آشکارانہ ہو، ان کو صرف اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ہی یاد ہوتا ہے۔ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْم
پڑھنے سے ان کی زبانیں گنگ ہوجاتی ہیں، وہ عَبَسَ وَتَوَلّٰی تو لہجہ دار طرز سے پڑھتے ہیں مگر
ان کی زبان پر سورۃ اَلْبَیِّنَۃ نہیں آتی۔ حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں یہ شکایت کی گئی کہ
ایک امام جہری نماز میں سورہ عَبَسَ کی قرأت زیادہ کرتا ہے تو آپ نے اس کو سخت سزا
دی۔ یہ واقعہ ''صحیح مسلم'' کے شارح اور ''ہدایہ'' کے شارح امام تقی الدین ابوبکر بن
محمد الحصنی (م۸۲۹ھ) نے اپنی کتاب ''قمع النفوس ورقیة المایوس'' میں نقل کیا ہے''۔
(رحمتِ کائنات صفحہ۴۰۴، ۴۰۵ مطبوعہ ادارہ تحفظِ حقوقِ نبوۃ، مدنی روڈ، اٹک شہر، پاکستان۔ طبع مارچ ۲۰۰۱ء)

مولوی زاہد الحسینی دیوبندی کے پیش کیے گئے اس اقتباس میں دیابنہ وہابیہ کے اس
اعتراض کا جواب موجود ہے جس میں یہ کہتے ہیں کہ ہم پر قرآنِ کریم کی آیات کا لفظی ترجمہ

کرنے کی بنا پر گستاخ ہونے کا فتوی لگایا گیا ہے۔ کیونکہ اس اقتباس سے یہ بات ثابت ہوتی
ہے کہ گستاخانِ رسول اپنی خباثت کی تسکین کے لیے قرآنِ پاک کی آیات کو بطورِ ڈھال
استعمال کرتے ہیں، اور جہری نمازوں میں اہتمام سے وہی آیات تلاوت کرتے ہیں جن سے
شانِ محمد آشکارانہ ہو۔ اس اقتباس میں نقل کیا گیا یہ واقعہ بھی نہایت اہم ہے جس میں بیان
کیا گیا ہے کہ حضرت عمرِ فاروق رَضِی اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے ایسے امام کو سخت سزا دی جو صرف
جہری نمازوں میں سورہ عَبَسَ کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ کیا دیابنہ حضرت عمر فاروق رَضِی اللّٰہ
تَعَالٰی عَنْہ پر بھی اعتراض کریں گے کہ انہوں نے قرآنِ کریم کی ایک سورۃ کی تلاوت کرنے
والے مسلمان کو سخت سزا دی تھی؟ اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بیان کریں، جو وجہ بیان کریں
گے اسی وجہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ بات سمجھ لیں کہ ہم اہلِ سنت کے نزدیک آپ دیابنہ
وہابیہ توہینِ رسالت کے مجرم ہیں، اگر آپ قرآنِ کریم کی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے نبی
کریم کو ''گناہ گار'' لکھیں گے تو مولوی زاہد الحسینی دیوبندی کے مذکورہ بالا اقتباس کی روشنی
میں مستحقِ سزا ہوں گے۔

تیسرا جواب:

مولوی رب نواز حنفی دیوبندی نے ''مرثیہ گنگوہی'' کا دفاع کرتے ہوئے لکھا ہے:
''مختصر المعانی میں اسنادِ حقیقی ومجازی کی تفصیل میں ایک مثال پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے:
''اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ الْبُقْلَ'' کہ ''موسمِ بہار نے فصل اُگائی''۔ اب یہ حقیقی معنی پر بھی محمول ہوسکتا
ہے اور مجازی بھی۔ اگر کافر کہے گا تو یہ اسنادِ حقیقی ہے یعنی اس کا عقیدہ ہے کہ ''موسمِ بہار نے
فصل وغیرہ کو اُگایا''۔ اور اگر مسلمان کہے گا تو یہ اسنادِ مجازی ہوگی کہ ''اللہ نے موسمِ بہار کے
ذریعے اُگایا''۔ تو یہ اسنادِ مجازی ہوگئی کہ یہ اُگانا بہار کی طرف جو منسوب ہے وہ محض مجازی
طور پر ہے چونکہ موسمِ بہار کے آنے سے فصل ظاہر ہوئی تو اس کی طرف نسبت کر دی گئی
ہے۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ مختصر المعانی مع الحاشیه ص ط ج ج۔ بہرحال
ثابت ہوا کہ کافر کرے گا تو مطلب کچھ اور ہوگا اگر وہی بات مسلمان کرے گا تو مطلب کچھ

اور ہوگا اکابر و اسلاف میں یہ مسلم ہے''۔ (مرثیہ گنگوہی پر اعتراضات کا مختصر جائزہ: ص۱۴ مطبوعہ جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ۔ ۱۴۳۵ھ)

اسی طرح مفتی حماد دیوبندی نے بھی لکھا ہے کہ:

''کلام کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ آپ بخوبی جانتے ہی ہیں کہ ''اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ الْبُقْلَ'' کا جملہ مسلمان کہے تو کیا حکم ہے اور یہی جملہ دہریہ کہے تو کیا حکم ہے۔ جملہ ایک ہے مگر صاحبِ کلام سے کلام کا مطلب بدل جاتا ہے۔ مفرد کا لفظ کوئی منطقی بولے تو مطلب اور مراد لیا جائے گا، کوئی صرفی کہے تو مطلب اور مراد لیا جائے گا اور اگر نحوی بولے تو مطلب اور۔ حالانکہ لفظ ایک ہی ہے''۔ (مجلّہ راہ سنت، لاہور۔ بابت رمضان، شوال ۱۴۳۰ھ، جلد: ۱ شمارہ: ۲، صفحہ: ۵۵، ۵۶)

اس وضاحت کے بعد مفتی حماد دیوبندی نے حاجی امداداللہ مہاجر مکی کی صفائی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''حضرت امداداللہ مہاجر مکی کا حضرت علیؓ کو ''مشکل کشا'' کہنے کا مطلب اور ہے اور کسی مشرکانہ ذہن رکھنے والے کا ''مشکل کشا'' کہنا اور مطلب رکھتا ہے''۔ (مجلّہ راہ سنت، لاہور۔ بابت رمضان، شوال ۱۴۳۰ھ، جلد: ۱ شمارہ: ۲، صفحہ: ۵۶)

اپنے اس مضمون کے آخر میں بھی مفتی حماد دیوبندی نے لکھا ہے:

''موحّد کا ''یارسول اللہ'' کہنا اور ہے اور مشرک کا ''یارسول اللہ'' کہنا اور ہے''۔ (مجلّہ راہ سنت، لاہور۔ بابت رمضان، شوال ۱۴۳۰ھ، جلد: ۱ شمارہ: ۲، صفحہ: ۵۹)

مولوی رب نواز حنفی دیوبندی اور مفتی حماد دیوبندی کے پیش کردہ ان حوالہ جات کی روشنی میں یہ کہنا بالکل درست ہے کہ اہلِ سنت و جماعت مسلمان کا قرآنِ کریم کا لفظی ترجمہ کرتے ہوئے ''گناہ گار'' لکھنا اور معنی رکھتا ہے اور وہابی دیوبندی کا ''گناہ گار'' لکھنا اور معنی (یعنی گستاخانہ پہلو) رکھتا ہے۔

قرآن کریم کی بعض آیات کا ''لفظی ترجمہ'' نہ کرنے پر دیابنہ کا اعتراض:

مولوی منیر احمد اختر دیوبندی نے ''لفظی ترجمہ سے بغاوت'' کے عنوان کے تحت ایک اقتباس نقل کر کے اس پر اعتراض وارد کیا ہے، ذیل میں وہ اقتباس مع دیوبندی تبصرہ ملاحظہ کریں:

''اگر قرآنِ کریم کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو اس سے بے شمار خرابیاں پیدا ہوں گی، کہیں شانِ اُلوہیت میں بے ادبی ہوگی، تو کہیں شانِ انبیاء کرام میں اور کہیں اسلام کا بنیادی عقیدہ مجروح ہوگا۔ بحوالہ کنزالایمان تفسیر مع نورالعرفان ص ۲۶ ناشر پیر بھائی۔ اور یہی حوالہ ''اکابر دیوبند کے کرتوت'' کے ص ۲۳ پر بھی موجود ہے۔ اس کتاب کا مصنف حضرت علامہ سید عبدالحق قادری صاحبزادہ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری۔ ناشر سبزواری پبلشرز، جامع مسجد حیدری، درگاہ حضرت محمد شاہ دولھا سبزواری، کندی والا کھارادر، کراچی۔ ((دیوبندی تبصرہ))

نوٹ: معلوم ہوا کہ ترجمہ ''کنزالایمان'' لفظی نہیں ہے بلکہ تفسیری ہے اور لفظی ترجے کی مخالفت اپنے فاسد عقیدوں کو چھپانے کے لیے کی گئی ہے، جب لفظ میں خرابی نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے بلکہ قرآنی الفاظ میں جب خرابی نہیں ہے تو ترجمہ لفظی کرنے سے خرابی کیونکر ہوگی **معاذاللّٰہ ثم معاذاللّٰہ**۔ اگر لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو بے شمار خرابیاں پیدا ہوں گی۔ الفاظ اور معانی کا نام قرآن ہے۔ الفاظ ہی کا ترجمہ ہوگا'' (دوماہی مجلّہ نورِ سنت، کراچی، کنزالایمان نمبر صفحہ ۱۴۳)

☆ قاری عبدالحق ملتانی دیوبندی نے قرآن کریم کا لفظی ترجمہ نہ کرنے پر لکھا ہے:

''جو قرآن کے الفاظ کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے، رضاخانی لفظی ترجمے کے منکر ہیں، بات ایک ہی ہے، حقیقت میں قرآن کے منکر ہیں''۔ (دوماہی مجلّہ نورِ سنت، کراچی، کنزالایمان نمبر صفحہ ۲۱۷)

دیوبندی اعتراض کا جواب:

☆ قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دیوبندی اس بات پر معترض ہیں کہ قرآنِ کریم کی بعض آیات کا ''مفہومی'' کی بجائے ''لفظی ترجمہ'' کیوں نہیں کیا گیا، آیئے آپ کو مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کا ایسا حوالہ دکھاتے ہیں جس میں انہوں نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ:

''کسی کو سمجھانے کی ضرورت سے قرآن مجید کی تعبیر وعنوان کو بدلا جاسکتا ہے''۔ (انوار الباری، جلد۶ صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔ عکسی ایڈیشن)

دیوبندی معترضین ''کنز الایمان'' میں بعض آیات کے ''لفظی ترجمہ'' کی بجائے ''مفہومی ترجمہ'' پر معترض تھے لیکن ان کے امام مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ کسی کو سمجھانے کی غرض سے قرآنِ کریم کی ''تعبیر وعنوان'' کو بدلا جاسکتا ہے۔ اب بتایئے جو قرآن کریم کی تعبیر کو ہی بدل دے وہ آپ کے اعتراض کے مطابق محرّفِ قرآن ہوا یا نہ؟ یقیناً ہوا اور ضرور ہوا۔ مولوی منیر احمد اختر دیوبندی نے ''کنز الایمان'' پر جو اعتراض وارد کیا ہے کہ:

''قرآنی الفاظ میں جب خرابی نہیں ہے تو ترجمہ لفظی کرنے سے خرابی کیونکر ہوگی **معاذ اللّٰہ ثم معاذ اللّٰہ**۔'' اس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہم یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ جب قرآنِ کریم کی تعبیر میں کوئی خرابی نہیں ہے تو اسے کیوں بدلا جائے گا؟

مولوی منیر اختر دیوبندی صاحب! ہمت کرکے اپنے امام مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کو بھی ''محرّفِ قرآن'' قرار دے دیں۔

☆ مولوی اخلاق حسین قاسمی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

''ایسی آیات کے ترجمہ کو صرف لفظی ترجمہ کی حد تک رکھنا عام مسلمانوں کے لیے رسولوں سے بداعتقادی کا سبب ہوسکتا ہے، اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے ان آیات کے تراجم تاویلی اور تفسیری انداز پر ہونے چاہییں۔ چنانچہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ظلم کا ترجمہ ''نامناسب کام'' کیا ہے اور مولانا احمد رضا خان صاحب نے ''انصاف سے بعید کام'' کیا ہے''۔ (محاسن

موضح القرآن صفحہ ۶۹ ۷ مطبوعہ ذوالنورین اِکادِمی، محلّہ حاجی گلاب، بھیرہ ضلع سرگودھا۔ طبع ۱۹۸۳ء/۱۴۰۳ھ)

اس اقتباس میں مولوی اخلاق حسین قاسمی دیوبندی نے وہی بات کی ہے جو ہم اہلِ سنت کہتے ہیں، یعنی قرآنِ پاک کی بعض آیات کے لفظی کی بجائے ''تاویلی'' اور ''تفسیری'' تراجم ہونے چاہییں۔ اس لیے دیابنہ کی نظر میں اگر بعض آیات کا لفظی ترجمہ نہ کرنے کی بِنا پر ہم اہلِ سنت منکرِ قرآن ہیں تو مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی اور مولوی اخلاق حسین قاسمی دیوبندی کو بھی منکرِ قرآن قرار دیا جائے، بصورتِ دیگر اپنے اعتراض کو واپس لیا جائے۔ یا پھر ان دونوں کو مولوی منیر احمد اختر دیوبندی کے الفاظ میں بتایا جائے کہ ''قرآنی الفاظ میں جب خرابی نہیں ہے تو ترجمہ لفظی کرنے سے خرابی کیونکر ہوگی **معاذ اللّٰہ ثم معاذ اللّٰہ**''

مباحثہ سنبھل سے مولوی منظور نعمانی دیوبندی کے تین اقتباسات ملاحظہ کریں:

☆ ''اس کا اندازہ آپ کو بھی ہوگا کہ لفظی ترجمہ میں بسا اوقات مطلب پورے طور سے سمجھ میں نہیں آتا'' (فتوحات نعمانیہ صفحہ ۵۳ مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور)

☆ ''لفظی ترجمہ جس کا فی نفسہٖ سمجھنا بھی آسان نہیں'' (فتوحات نعمانیہ صفحہ ۵۴ مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین، ۱۴۔ بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور)

☆ ''اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ ایک عربی شخص کہتا ہے: **وکانت فاطمة بنت رسول اللّٰہ صلعم تحت علی ابن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالٰی عنه**۔ مولوی احمد رضا خان صاحب کا کوئی چھوٹا بھائی کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اس شخص نے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی **رضی اللّٰہ عنھما** کی سخت توہین کی ہے اور اس نے یہ کہا ہے کہ ''تھی فاطمہ بیٹی رسول اللہ **صلی اللّٰہ علیه وسلم** کی نیچے علی کے، جو بیٹا ہے ابوطالب کا'' دوسرا شخص کوئی، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کا بھائی کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اے بندۂ خدا! یہ اس غریب کے سر محض بہتان ہے تم نے اس کی عبارت کا لفظی ترجمہ کردیا ہے جس کی وجہ سے توہین پیدا ہوگئی، اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ''حضرت فاطمہ زہرا **رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا** جو صاحبزادی

ہیں جناب رسول اللہ صلعم کی، وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی زوجہ مطہرہ تھیں''۔(فتوحات نعمانیہ صفحہ ۵۴ مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین ،۱۴۔بہاولپور روڈ، مزنگ، لاہور)

ان تینوں اقتباسات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ

۱۔ لفظی ترجمہ سے بعض اوقات مطلب پوری طرح سمجھ نہیں آتا۔

۲۔ لفظی ترجمہ کا سمجھنا آسان نہیں ہے۔

۳۔ صرف لفظی ترجمہ سے بعض اوقات غلط مفہوم پیدا ہوسکتا ہے۔

لہٰذا بعض آیات کے لفظی ترجمہ نہ کرنے کی بابت ہم اہلِ سنت پر کیا گیا دیوبندی اعتراض کالعدم قرار پایا۔

☆ مولوی عبدالقدوس قارن دیوبندی نے اپنے والد مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی پر ایک غیر مقلد مولوی کی جانب سے حدیث شریف کا لفظی ترجمہ نہ کرنے پر، کیے گئے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:

''لفظی ترجمہ کے بعد تو کوئی سوال کرسکتا تھا کہ وہی نماز پڑھائی یا بعد کی پڑھائی، تو حضرت شیخ الحدیث صاحب دام مجدہم نے اسلوبِ حکیم کے طور پر ترجمہ ہی ایسا کیا کہ کسی کو سوال کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو، اثری صاحب کا یہ کہنا کہ اس ترجمہ کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔۔۔الخ ،تو ہم عرض کرتے ہیں کہ اس حدیث کے پڑھنے والوں کے ذہن کو تشویش سے بچانے اور ان کے ذہن میں سوال پیدا ہونے سے بچانے کی ضرورت محسوس ہوئی اور اسی کی وجہ سے یہ ترجمہ کیا گیا جو بالکل حقیقت پر مبنی ہے''۔(مجذوبانہ واویلا صفحہ ۲۵۹ مطبوعہ مکتبہ صفدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔طبع اوّل جون ۱۹۹۵ء)

مذکورہ بالا اقتباس میں مولوی عبدالقدوس قارن دیوبندی نے اپنے والد کا یہ کہہ کر دفاع کیا ہے کہ حدیث شریف کا ''لفظی ترجمہ'' کرنے کی صورت میں عام قاری تشویش میں مبتلا ہوسکتا تھا اس لیے ایسا ترجمہ کیا گیا جس سے قاری کو تشویش نہ ہو۔ بالکل اسی طرح ہم بھی یہی کہتے ہیں اعلیٰ حضرت نے بھی قرآنِ کریم کی بعض آیات کا لفظی ترجمہ اس لیے نہیں

کیا کہ قاری کسی طرح کی تشویش میں مبتلا نہ ہو۔

☆ دیوبندیوں کے مزعومہ حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا:

''ایک صاحب نے مجھ سے درخواست کی کہ'' **وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی**'' کا لفظی ترجمہ کردو پھر کچھ سوال کروں گا، وہ سمجھے تھے کہ یہ ضال کا ترجمہ گمراہ کریں گے اور میں اعتراض کروں گا۔ میں نے یہ ترجمہ کیا کہ'' پایا آپ کو آپ کے رب نے ناواقف، پس واقف بنادیا'' اس ترجمے سے اُن کے سب اعتراض پادرہوا ہوگئے، اور حقیقت میں لفظ ضال محاورۂ عرب میں عام ہے **حجود بعد الھدایۃ** (ہدایت کے بعد انکار) اور بے خبری قبل الھدایہ کو۔ اور اسی طرح لفظ گمراہ فارسی محاورے میں عام ہے مگر اردو میں اکثر استعمال اس کا بمعنی اوّل میں ہے، اس لیے ہماری زبان کے اعتبار سے ''گمراہ'' ترجمہ ((کرنا)) منشاء اشکال ہوتا ہے''۔ (الافاضات الیومیہ جلد سوم صفحہ ۳۵۱ ملفوظ نمبر ۵۳۲ مطبوعہ المکتبۃ الاشرفیہ، جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ، لاہور)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے اس واقعہ سے بھی ہمارا موَقِف ثابت ہوا کہ قاری کو تشویش سے بچانے کے لیے قرآنِ کریم کی آیت کا مفہومی ترجمہ کیا جاسکتا ہے۔

☆ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے ''اشرف الجواب'' صفحہ ۱۷۶، ۱۷۷ میں بھی لکھا ہے کہ عوام کو ترجمۂ قرآن پڑھنا مضر ہے۔

نبی کا ترجمہ ''غیب کی خبریں دینے والے'' پر اعتراض کا مختصر جواب:

☆ **اعتراض:** مولوی اسرائیل قاسمی دیوبندی نے ''نبی'' کا ترجمہ ''غیب کی خبریں دینے والا'' کرنے پر یوں اعتراض کیا ہے:

''کیا لفظ ''نبی'' کا ترجمہ ''غیب کی خبریں بتانے والے''، یہ لفظ نبی کا مکمل ترجمہ ہے یا اسلامی عقیدے کو ملیا میٹ اور دین ہی کو مسخ کرنا۔ اور رضا خانی عقیدہ تو یہ بھی ہے کہ اولیائے کرام علیہم الرحمۃ غیب کی خبریں بتاتے ہیں، لہٰذا ''غیب کی خبریں بتانے والے'' یہ لفظ ''نبی'' کا مکمل ترجمہ کہاں ہوا؟ اس ترجمہ سے تو نبی اور ولی دونوں ایک صف میں ہوں گے، یعنی لفظ''

نبی'' کا ترجمہ ''غیب کی خبریں بتانے والے'' کر کے احمد رضا نے در پردہ آپ کی ختم نبوت کا انکار کیا ہے''۔ (دوماہی مجلّہ نورِسنت، کراچی، کنزالایمان نمبر صفحہ ۲۸۶)

☆ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے ''نبی'' کا ترجمہ ''غیب کی خبریں بتانے والے''، کو ''مقامِ نبوت سے انحراف'' قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

''مولانا احمد رضا خان نے قرآن کریم کے ترجمہ میں ''نبی'' کے معنی ''غیب کی خبریں دینے والے'' کئے ہیں۔'' (مطالعۂ بریلویت جلد۲ صفحہ ۱۵۸ مطبوعہ دارالمعارف اردو بازار لاہور، ایضاً جلد۲ صفحہ ۱۵۷ مطبوعہ حافظی بک ڈپو، دیوبند)

اس کے کچھ سطر بعد یہی معاند ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

''مولانا احمد رضا خان نے لفظِ ''نبی'' کا عام ترجمہ کر کے حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے مقامِ نبوت سے کھلے بندوں انحراف کیا ہے۔'' (مطالعۂ بریلویت جلد۲ صفحہ ۱۵۸ مطبوعہ دارالمعارف اردو بازار لاہور، ایضاً جلد۲ صفحہ ۱۵۷ مطبوعہ حافظی بک ڈپو، دیوبند)

ان اقتباسات سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ ''نبی'' کے معنی ''غیب بتانے والے'' کرنے سے مولوی اسرائیل قاسمی دیوبندی، ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور ان کے دیگر مُلّاؤں کو کس قدر تکلیف ہے۔

جواب: ☆ مولوی بدر عالم میرٹھی دیوبندی نے ابن تیمیہ کی کتاب ''النبوات'' صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳ سے ''نبی'' کی تعریف نقل کی ہے، جس میں ۳ مقامات پر صراحتاً اس بات کا اقرار کیا گیا ہے کہ ''نبی'' کے ''معنی غیب کی خبریں دینے والا'' ہے، یہ اقتباسات ذیل میں ملاحظہ کریں:

☆ ''اس لحاظ سے ''نبی اللّٰہ'' کے معنی ہوں گے ''الذی نباء اللّٰہ''، یعنی جس کو اللہ تعالیٰ نے نبی بنایا ہو، اور اس کو غیب کی خبریں دی ہوں''۔ (ترجمانُ السُّنَّۃ، جلد۳ صفحہ ۴۱۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

☆ ''پس جس حرف سے نبی اور غیر نبی میں امتیاز پیدا ہوتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیب کی خبریں دینا، نہ دینا ہے''۔ (ترجمانُ السُّنَّۃ جلد۳ صفحہ ۴۱۸ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

☆ ''جب اللہ تعالیٰ کسی کو غیب کی خبریں دے کر نبی بنائے تو وہ ''نبی اللّٰہ'' بن جاتا ہے''۔ (ترجمانُ السُّنَّۃ جلد۳ صفحہ ۴۱۹، ۴۲۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور)

☆ حافظ زاہد علی دیوبندی نے اپنی کتاب میں ''نبی'' کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

''اس معنی کی رو سے نبی کی تعریف یہ ہوگی کہ نبی وہ انسان ہے جو حق تعالیٰ شانہ کے بندوں کو حق تعالیٰ کی جانب سے نفع اور فائدے کی ایسی عظیم الشان خبریں سنائے جن تک ان کی نارسا (limited) عقلیں پہنچنے سے قاصر ہوں''۔ (خصائص النبی صفحہ ۴۶ مطبوعہ راحت پبلشرز، اردو بازار، لاہور)

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ ''انبیا ایسی خبریں دیتے ہیں جو عقل وحواس سے معلوم نہ ہوسکیں''۔ اور انہیں ہی غیب کی خبریں کہتے ہیں۔

اگلے صفحہ پر حافظ زاہد علی دیوبندی نے ابن تیمیہ کی کتاب ''النبوات''، صفحہ ۲۲۲، ۲۲۳ سے نبی کی تعریف ان الفاظ میں نقل کی ہے:

''نبی فعیل کے وزن پر صفتِ مشبہ کا صیغہ ہے، لغتِ عرب میں یہ وزن فاعل اور مفعول دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، لیکن زیادہ مناسب اور قرینِ قیاس یہی ہے کہ اس کو مفعول کے معنی میں لیا جائے، اس لحاظ سے نبی کے معنی ہوں گے ''الذی نباء اللّٰہ''، یعنی وہ ذات جس کو حق تعالیٰ نے غیب کی خبریں دی ہوں اور اس کو نبی بنایا ہو۔ اب جس شخص کو حق تعالیٰ شانہ نے نبی بنایا ہو اور اس کو غیب کی خبریں دی ہوں، اس کے لیے ضروری نہیں کہ دوسروں کو بھی ان خبروں سے مطلع کرے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا تو وہ دوسروں کو بھی اس سے مطلع کرے گا ورنہ نہیں۔ لیکن جس بات پر کسی نبی کا نبی ہونا موقوف ہے، وہ صرف یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کوغیب کی خبریں دی جائیں ،نہ کہ وہ ان خبروں کو دوسروں تک پہنچائے ،معلوم ہوا کہ نبی اور غیر نبی میں جس شے سے امتیاز ہوتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیب کی خبر دینا اور نہ دینا ہے''۔(خصائص النبی صفحہ ۴۶ مطبوعہ راحت پبلشرز ،اردو بازار ،لاہور)

اس اقتباس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ''نبی'' کا ترجمہ ''غیب کی خبریں دینے والا'' کرنا درست ہے۔

ضروری نوٹ: ابن تیمیہ کی کتاب ''النبوات'' کے حوالہ سے ''نبی'' کی تعریف ''غیب کی خبریں دینے والا'' مولوی بدر عالم میرٹھی دیوبندی اور حافظ زاہد علی دیوبندی دونوں نے نقل کی ہے، اور اس کے کسی حصے سے اختلاف نہیں کیا۔ اور دیوبندیوں کے امام مولوی سرفراز گکھڑوی نے لکھا ہے:

''جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں نقل کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے''۔(تفریح الخواطر صفحہ 79 مطبوعہ مکتبہ صفدریہ ،نزد مدرسہ نصرۃ العلوم ،گھنٹہ گھر ،گوجرانوالہ)

لہٰذا ثابت ہوا کہ مولوی بدر عالم میرٹھی دیوبندی اور حافظ زاہد علی دیوبندی کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ''نبی'' کا معنیٰ ''غیب کی خبریں دینے والا'' ہے۔

☆ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے حضرت مولانا آلِ حسن موہانی رضوی کی کتاب ''الاستفسار'' اپنے مقدمہ اور اہتمام سے شائع کروائی ،اس کتاب میں حضرت مولانا آلِ حسن موہانی رضوی ''نبی'' کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''نبی کے معنی ہیں غیب کی خبر دینے والا'' (کتاب الاستفسار صفحہ ۲۸۸ مطبوعہ دارالمعارف ،الفضل مارکیٹ ،اردو بازار ،لاہور)

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے مولانا آلِ حسن موہانی کی جو کتاب ''الاستفسار'' اپنے مقدمے اور حواشی کے ساتھ شائع کروائی ہے ،اس میں بھی ''نبی'' کا یہی معنیٰ لکھا ہے ،اس کتاب کے مقدمہ یا حاشیہ میں ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے یہ کیوں نہیں لکھا

کہ ''مولانا آلِ حسن موہانی نے ''نبی'' کا ترجمہ ''غیب کی خبر دینے والا'' کر کے مقامِ نبوت سے کُھلے بندوں انحراف کیا ہے''۔ جب دونوں کا ترجمہ ایک جیسا ہے تو صرف اعلیٰ حضرت پر ہی اعتراض کیوں؟ دیوبندی دھرم کے یہی دوہرے معیار ہیں جن کی وجہ سے یہ ہر جگہ خفت اُٹھاتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ ''نبی'' کے اس ترجمہ کی وجہ سے ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کو حضرت مولانا آلِ حسن موہانی پر اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوسکی۔

☆ مفتی جمیل احمد نذیری دیوبندی نے لکھا ہے:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ''نبی'' غیب کی خبریں بھی دیتا ہے اس لحاظ سے ''نبی'' کا ترجمہ ''غیب کی خبریں بتانے والا'' کسی حد تک درست ہوسکتا ہے''۔ (رضا خانی ترجمہ وتفسیر پر ایک نظر صفحہ ۱۲۸ مطبوعہ مجلس تحفظِ ناموسِ صحابہ واہل بیت ،پاکستان ۔طباعت جنوری ۲۰۱۲ء)

☆ مولوی سرفراز خان گکھڑوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''خان صاحب نے یٰاَیُّھَا النبی کے معنیٰ ''اے غیب بتانے والے نبی'' کئے ہیں ،ہم نے اس پر ''تنقید متین'' میں گرفت کی کہ اگر غیب کی بعض خبریں مراد ہے تو بجا ہے''۔ (اتمام البرھان ،حصہ ۳ صفحہ ۱۸ مطبوعہ مکتبہ صفدریہ ،نزد مدرسہ نصرۃ العلوم ،گھنٹہ گھر ،گوجرانوالہ ۔طبع اگست ۲۰۱۰ء)

☆ مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے لکھا ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم مبارک کا نام علم غیب نہیں ،بلکہ غیب کی باتیں ،غیب کی خبریں ،غیب کی اطلاعات ہیں''۔ (دوماہی مجلّہ نورِ سنت ،کراچی ،کنزالایمان نمبر صفحہ ۱۲۷)

اس اقتباس میں مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے تسلیم کیا ہے کہ نبی کریم کو غیب کی خبروں کا علم ہے۔ قرآنِ کریم کی جن آیات سے ہم نبی کریم کے علمِ غیب پر استدلال کرتے ہیں ان کے جواب میں دیابنہ کہتے ہیں کہ ان آیات سے علمِ غیب نہیں بلکہ اخبارِ غیب کا ثبوت

ملتا ہے۔اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نبی کریم کوغیب کی خبروں کا علم ہونا آپ دیابنہ کوتسلیم ہے تو ''نبی'' کا ترجمہ ''غیب کی خبریں دینے والا'' کرنے سے آپ کوتکلیف کیوں ہوتی ہے؟۔ بہرحال مولوی جمیل نذیری دیوبندی اورمولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کے اقتباسات سے ثابت ہوتاہے کہ فی نفسہٖ ''نبی'' کاترجمہ ''غیب کی خبریں دینے والا'' کرنادرست ہے۔اس جواب کے آخر میں ہماری گذارش ہے کہ ابن تیمیہ،مولوی بدرعالم میرٹھی دیوبندی،حافظ زاہدعلی دیوبندی،مولوی جمیل نذیری دیوبندی اورمولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کوبھی ''نبی'' کا ترجمہ ''غیب کی خبریں دینے والا'' درست قرار دینے پراسی طرح تنقید کا نشانہ بنایا جائے جس طرح اعلیٰ حضرت کو بنایا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' پرسعودی عرب میں پابندی پردیوبندیوں کی اظہارِ مسرّت:

☆مولوی سرفرازخان گکھڑوی دیوبندی نے اپنی کتاب ''اتمام البُرھان'' میں سعودی عرب میں سعودی نجدی وہابیوں کی جانب سے ''کنزالایمان'' اور ''خزائن العرفان'' پرلگائی جانے والی پابندی پرخوشی کا اظہار کیا ہےاورتبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''عرب ممالک کے جیّد علماءِ کرام اوررابطہ عالم اسلامی کے جیّد عالم بھی ان غلطیوں کی باقاعدہ باحوالہ نشاندہی کرتے ہیں اورصاف صاف کہتے ہیں کہ یہ ترجمہ اورتفسیر قرآنِ کریم کی خالص تحریف،جھوٹ کا پلندہ اورشرک وبدعات کا ملغوبہ ہے،اورحتّٰی کہ اس کومحض اس لیے جلانے کا حکم دیتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب تحریف سے محفوظ رہے،اب بھی اگر بریلوی حضرات اپنی ضدکونہیں چھوڑتے اورجھوٹی اَنا پرمُصرّ ہیں توان کی مرضی، **بفضلہٖ تعالیٰ** اہلِ حق کی طرف سے اتمامِ حجت ہوچکی ہے، اب قیامت کے دن ہی یہ حقیقت ان پرعیاں ہوگی''۔(اتمام البُرھان،حصہ۳صفحہ۸۷،۸۸ مطبوعہ مکتبہ صفدریہ،نزدمدرسہ نصرۃ العلوم،گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔طبع اگست۲۰۱۰ء)

اس اقتباس میں مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے ''کنزالایمان وخزائن العرفان'' پر پابندی لگانے والے وہابی نجدی علما کو ''جیّد علمائے کرام'' قرار دیا ہے۔

☆مولوی الیاس گھمن دیوبندی نے لکھا:

''کئی وجوہات ہیں جس کی وجہ سے ''کنزالایمان'' کوعرب وعجم میں مسترد کردیا گیا ہے،اورکہیں پابندی لگادی گئی ہے،اورکہیں اسے جلادینے کا فتوی دیا گیا ہے'' (دوماہی مجلّہ نورِسنت،کراچی،کنزالایمان نمبرصفحہ۵۹)

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب! آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ دیوبندی فرقہ کے اکابر میں شامل مولوی محمودحسن دیوبندی کے ''ترجمۂ قرآن''،مولوی شبیرعثمانی دیوبندی کی ''تفسیرعثمانی'' اور ''دیوبندی تبلیغی جماعت'' پربھی سعودی عرب میں پابندی لگادی گئی ہے۔

☆مولوی منیراختر دیوبندی نے لکھا:

''عرب وعجم کے تمام علماءِ راسخین نے اس ترجمہ شرکیہ کوقانوناً تمام عرب امارات میں پابندی لگادی''۔(دوماہی مجلّہ نورِسنت،کراچی،کنزالایمان نمبرصفحہ۱۳۷)

مولوی منیراختر دیوبندی صاحب! آپ کی اطلاع کے لیے بتادوں کہ عرب کے انہی ''علمائے راسخین'' نے آپ کے مولوی محمودحسن دیوبندی کے ''ترجمۂ قرآن''،مولوی شبیرعثمانی دیوبندی کی ''تفسیرعثمانی'' اور ''دیوبندی تبلیغی جماعت'' کومشرکوں کی جماعت قرار دے کرسعودی عرب میں پابندی لگوائی ہے۔

اس کے کچھ سطر بعد مزید لکھا ہے:

''تحذیرالنّاس،براہین قاطعہ،حفظ الایمان کے مصنّفین کی کرامت دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس دھرتی پہ اس کے ترجمہ ''کنزالایمان'' پرہمیشہ ہمیشہ کے لیے پابندی لگوا دی۔جو ''تحذیرالناس'' پہ پابندی لگوانے گیا تھاماں کے روکنے کے باوجود۔رب نے سزا یہ دی کہ آج ان کے ترجمہ قرآن ''کنزالایمان'' حاشیہ ''خزائن'' پہ تاقیامت پابندی لگا کر اہلِ حق

کا سر فخر سے بلند کر دیا۔اس کے بعد ’’کنزالایمان‘‘ کانفرنسیں اور احتجاج کرتے کرتے بالآخر تھک ہار کر ائمہ حرمین کے خلاف فتوے دینے لگ گئے۔وہ مثل مشہور ہے نا نمازیں بخشوانے گئے روزے لے آئے۔یہ بھی کنزالایمان سے پابندی اُٹھوانے والے اپنے سرکردہ علماء کی سعودی عرب میں پابندی لگوا بیٹھے۔اُلٹا لینے کے دینے پڑ گئے،خیر یہ تو تھی صاحبِ تحذیر النّاس الخ والوں کی کرامت‘‘۔(دوماہی مجلّہ نورِ سنت،کراچی،کنزالایمان نمبر صفحہ ۱۳۷)

’’کنزالایمان‘‘ پر پابندی کو مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کرامت قرار دینے والے مولوی منیر اختر دیوبندی سے میرا استفسار ہے کہ سعودی عرب میں مولوی محمود حسن دیوبندی کے ’’ترجمۂ قرآن‘‘،مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی ’’تفسیر عثمانی‘‘ اور ’’دیوبندی تبلیغی جماعت‘‘ پر لگائی جانے والی پابندی اور ’’دیوبندی فرقہ‘‘ کے خلاف حکومتی سرپرستی میں شائع ہونے والا لٹریچر کس کی کرامت ہے؟ اپنے ہی اصول پر اس کی وضاحت کر دیں۔نیز جب علمائے اہلِ سنت حرمین شریفین سے اعلیٰ حضرت نے علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات پر فتوائے کفر حاصل کیا تو آپ کے بیان کے مطابق یہ کامیابی اعلیٰ حضرت کی کرامت ثابت ہوئی۔

☆ قاری عبدالحق ملتانی دیوبندی نے ’’کنزالایمان‘‘ کے خلاف لکھا ہے:

’’اہلِ زبان سے پوچھ لیتے یعنی مکہ ومدینہ والوں سے،کیونکہ قرآن کی سورتیں مکی ومدنی ہیں،انہی کی زبان میں نازل ہوئیں،وہ اس کے مطلب کو زیادہ سمجھنے والے ہیں،لیکن کیسے پوچھیں،انہوں نے تو رضا خان بریلوی کے اس سرتاپا گمراہ کن ترجمے پر پابندی لگا رکھی ہے ان کے سامنے پیش ہی نہیں کر سکتے‘‘۔(دوماہی مجلّہ نورِ سنت،کراچی،کنزالایمان نمبر صفحہ ۱۳۷)

قاری عبدالحق ملتانی صاحب! مکہ مدینہ پر قابض وہابی نجدی حکومت نے ہی وہاں کے وہابی نجدی علماء کی سفارشات پر مولوی محمود حسن دیوبندی کے ’’ترجمۂ قرآن‘‘،مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی ’’تفسیر عثمانی‘‘ اور ’’دیوبندی تبلیغی جماعت‘‘ پر پابندی لگائی ہے،نیز ’’دیوبندی فرقہ‘‘ کے خلاف سعودی حکومت کی سرپرستی میں کتابیں بھی شائع ہو رہی ہیں۔اس پر بھی کچھ لکھ دیں۔

☆ مفتی جمیل احمد نذیری دیوبندی نے ’’کنزالایمان‘‘ و ’’خزائن العرفان‘‘ پر پابندی کے متعلق جو تبصرہ کیا ہے،اس کے چند اقتباسات ملاحظہ کریں:

پہلا اقتباس:

’’رضاخانی ترجمۂ قرآن کسی طرح علمائے حرمین کے ہاتھ لگ گیا،انہیں جب رضاخانیوں کے ان ’’شگوفوں‘‘ کی اطلاع ہوئی اور قرآن مجید میں رضاخانیوں کی تحریف معنوی کی حرکت کا پتہ چلا تو انہوں نے اس کے سلسلے میں اس سے کہیں زیادہ سخت رویہ اختیار کیا جو ہم کئے ہوئے ہیں۔‘‘(رضاخانی ترجمہ وتفسیر پر ایک نظر صفحہ ۱۶ مطبوعہ مجلس تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت،پاکستان۔طبع ۲۰۱۲ء)

دوسرا اقتباس:

’’مولوی احمد رضا خان کے ترجمہ اور مولوی نعیم الدین کے حاشیہ پر پابندی لگنے کی خبر سے دنیائے رضاخانیت کو جو دھکا لگا ہے اس سلسلے میں ہم ان سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہیں واقعی بے چاروں کو بڑا صدمہ جھیلنا پڑا‘‘۔(رضاخانی ترجمہ وتفسیر پر ایک نظر صفحہ ۲۷ مطبوعہ مجلس تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت،پاکستان۔طبع ۲۰۱۲ء)

مولوی اسرائیل قاسمی دیوبندی صاحب! مولوی محمود حسن دیوبندی کے ’’ترجمۂ قرآن‘‘،مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی ’’تفسیر عثمانی‘‘،’دیوبندی تبلیغی جماعت‘‘ پر سعودی حکومت کی جانب سے لگائی جانے والی پابندی اور ’’دیوبندی فرقہ‘‘ کے خلاف سعودی حکومت کی سرپرستی میں شائع ہونے والے لٹریچر سے ’’دنیائے دیوبندیت‘‘ کو جو ’’دھکا‘‘ لگا ہے،اور اس کے نتیجے میں جو چیخ وپکار دیوبندیوں نے کی ہے،وہ دیکھنے کے لائق ہے۔(تفصیل آگے آرہی ہے)

تیسرا اقتباس:

’’رابطۂ عالم اسلامی کے ہفتہ وار ترجمان "**اخبار العالم الاسلامی**" اور سعودی

عرب کی وزارتِ حج واوقاف کے ترجمان ''التضامن الاسلامی'' کے حوالہ سے میں نے لکھا تھا کہ سعودی حکومت نے مذکورہ ترجمہ وحاشیہ پر پابندی عائد کردی ہے، کیونکہ وہ شرک وبدعت، باطل خیالات اور جھوٹ وخرافات کا پلندہ ہیں، اس ضمن میں میں نے سعودی عرب کے سب سے بڑے عالم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کے فتویٰ کا بطورِ خاص ذکر کیا تھا''۔

(رضا خانی ترجمہ وتفسیر پر ایک نظر صفحہ ۲۰ مطبوعہ مجلس تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت، پاکستان۔طبع ۲۰۱۲ء)

مولوی اسرائیل قاسمی دیوبندی صاحب! آپ نے ''کنزالایمان'' پر پابندی کے خلاف ''سعودی عرب کے سب سے بڑے عالم شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز'' کے فتویٰ کا بھی ذکر کیا ہے، آپ کو بتادوں کہ یہی موصوف عبدالعزیز بن باز صاحب ''تفسیر عثمانی'' پر پابندی لگانے والوں میں بھی شامل ہیں، انہی عبدالعزیز بن باز صاحب کو ''تفسیر عثمانی'' پر پابندی کے خلاف احتجاجی خط لکھنے پر مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی کا سالانہ وظیفہ بند کردیا گیا تھا اور یہی عبدالعزیز بن باز صاحب ہیں جنہوں نے ایک دیوبندی مولوی کو اس وجہ سے اپنی مجلس سے نکال دیا تھا کہ اس کے بارے ان کو یقین ہوگیا تھا کہ یہ مولوی امین اوکاڑوی دیوبندی کا شاگرد ہے (تفصیل آگے آرہی ہے)۔

چوتھا اقتباس:

''اگرچہ رضا خانیوں کو مزید صدمہ پہنچانا مقصود نہیں، مگر ان کی احتجاجی طاقت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ہم یہ افسوسناک (ان کے لیے، ہمارے لیے نہیں) اور مایوس کن اطلاع دے رہے ہیں کہ آپ لوگوں کے اب تک کے مظاہرے، جلسے، جلوس، کانفرنسیں، قراردادیں، کتابچے، اخباری بیانات سب ضائع ہوگئے اور سعودی حکومت پر ان سے رتی برابر اثر ہوا ہے نہ آئندہ ہونے کی امید ہے''۔ (رضا خانی ترجمہ وتفسیر پر ایک نظر صفحہ ۲۷ مطبوعہ مجلس تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت، پاکستان۔طبع ۲۰۱۲ء)

مولوی اسرائیل قاسمی دیوبندی صاحب! مولوی محمود حسن دیوبندی کے ''ترجمۂ قرآن''، مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی ''تفسیر عثمانی''، ''دیوبندی تبلیغی جماعت'' پر سعودی

حکومت کی طرف سے لگائی جانے والی پابندی اور ''دیوبندی فرقہ'' کے خلاف سعودی حکومت کی سرپرستی میں شائع ہونے والے لٹریچر کے خلاف آپ کے علماء نے جو احتجاج کیا وہ رائیگاں گیا، کیونکہ ہماری معلومات کے مطابق ابھی تک مذکورہ بالا پابندیاں برقرار ہیں۔

پانچواں اقتباس:

''علماءِ سعودی عرب کے فتویٰ سے رضا خانی جماعت کی جو سبکی ہوئی ہے اور پوری رضا خانی جماعت کی بنیاد جس طرح ہل کر رہ گئی ہے اس کا مداوا کیا ہو، اس فتویٰ کی وجہ سے پوری جماعت میں جو انتشار پیدا ہو رہا ہے عوام آ آ کر سوالات کر رہے ہیں، ان سب مسائل کا حل کیا ہو، اور حالات کو کس طرح سازگار بنایا جائے؟'' (رضا خانی ترجمہ وتفسیر پر ایک نظر صفحہ ۲۸ مطبوعہ مجلس تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت، پاکستان۔طبع ۲۰۱۲ء)

مولوی اسرائیل قاسمی دیوبندی صاحب! اگر آپ کے بقول ''کنزالایمان'' و''خزائن العرفان'' پر پابندی سے ہم اہل سنت وجماعت بریلوی کی سُبکی ہوئی ہے اور بنیاد ہل گئی ہے تو بتائیں کیا مولوی محمود حسن دیوبندی کے ''ترجمۂ قرآن''، مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی ''تفسیر عثمانی''، ''دیوبندی تبلیغی جماعت'' پر سعودی حکومت کی جانب سے لگائی جانے والی پابندی اور ''دیوبندی فرقہ'' کے خلاف (سعودی حکومت کی سرپرستی میں) شائع ہونے والے لٹریچر سے دیوبندی فرقہ کی عزت افزائی ہوئی ہے؟ کیا ان پابندیوں کے باعث دیوبندی فرقہ کی بنیادیں مضبوط ہوئی ہیں؟۔

☆مفتی نجیب اللہ عمر دیوبندی نے لکھا ہے:

''احمد رضا کے ترجمے کو عرب علماء نے شرکیہ قرار دے کر پابندی لگوادی ہے'' (دوماہی مجلّہ نورِ سنت، کراچی، کنزالایمان نمبر صفحہ ۱۴)

دیوبندیوں کے اظہارِ مسرّت کا دنداں شکن جواب:

سعودی عرب میں ''کنزالایمان'' و''خزائن العرفان'' پر لگائی گئی پابندی کے متعلق

جواباً گذارش ہے کہ یہ پابندی لگانے والے اہلِ سنت و جماعت کے شدید مخالف متشدد وہابی نجدی علماء ہیں، جوخود گستاخ ہیں۔ یہ اپنے مختصر گروہ کے علاوہ سب کو کافر، مشرک اور بدعتی سمجھتے ہیں (اس کا ثبوت دیوبندی کتب کے حوالہ جات سے آگے آرہا ہے) اس لیے ہم اہلِ سنت کے خلاف ان کی لگائی گئی پابندی کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور دیگر دیوبندی علما کی طرف سے سعودی نجدی وہابیوں کا شدید رد:

جب ''کنزالایمان'' و''خزائن العرفان'' پر پابندی کی خبر دیوبندیوں تک پہنچی تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی، دیوبندی علماء نے نجدی وہابی علما کے اس فعل کو عین ''شرعی'' قرار دے کر ان کو ''جیّد'' اور ''علمائے راسخین'' لکھ ڈالا۔ اور اس بات کو بھول گئے کہ ان دیابنہ کے مزعومہ شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے ان نجدی وہابی علما کے پیشوا محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں کو ''خارجی''، ''گستاخِ رسول'' اور ''مکفر المسلمین'' قرار دے رکھا ہے۔

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کے اقتباسات ملاحظہ کریں:

☆''صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا، اور چونکہ خیالاتِ باطلہ وعقائدِ فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اُس نے اہلِ سنت والجماعت سے قتل وقتال کیا، اُن کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، اُن کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا کیا، اُن کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب ورحمت شمار کرتا رہا، اہلِ حرمین کو خصوصاً اور اہلِ حجاز کو عموماً اُس نے تکالیفِ شاقہ پہنچائیں، سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے، بہت سے لوگوں کو بوجہ اُس کی تکالیفِ شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اُس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے، الحاصل وہ ایک ظالم وباغی خونخوار فاسق شخص تھا، اِسی وجہ سے اہلِ عرب کو خصوصاً اُس

کے اور اُس کے اتباع سے دِلی بُغض تھا اور ہے اور اس قدر ہے کہ نہ اِتنا قومِ یہود سے ہے، نہ نصاریٰ سے، نہ مجوس سے، نہ ہنود سے، غرضکہ وجوہاتِ مذکورۃ الصدر کی وجہ سے اُن کو اُس کے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے اور بے شک جب اُس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہیے، وہ لوگ یہود ونصاریٰ سے اس قدر رنج وعداوت نہیں رکھتے جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۴۶، ۴۷ مطبع نامی ومطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم وتمام مسلمانانِ دیار مشرک وکافر ہیں، اور اُن سے قتل وقتال کرنا، اُن کے اموال کو اُن سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے، چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے خود اُس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۴۸ مطبع نامی ومطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''بخلاف وہابیہ کے کہ تمام کوادنیٰ شبہہ خیالی سے کافر ومشرک کرتے ہیں اور اُن کے اموال ودماء کو حلال جانتے ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۴۹ مطبع نامی ومطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''نجدی اور اُس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اُسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے، بعدازاں وہ اور دیگر مؤمنین موت میں برابر ہیں، اگر بعد وفات اُن کو حیات ہے تو وہی حیاتِ برزخ ہے جو احادِ اُمت کو ثابت ہے، بعض اُن کے حفظِ جسمِ نبوی کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح، اور متعدد لوگوں کی زبان سے بالفاظ کریہہ کہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں درباره حیاتِ نبوی علیہ السلام سُنا جاتا ہے''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۵۰ مطبع نامی ومطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''زیارتِ رسولِ مقبول صلی اللّٰہ علیہ وسلم وحضوری آستانہ شریفہ وملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت، حرام وغیرہ لکھتا ہے، اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور وممنوع جانتا ہے لَاتُشَدُّوالرِّحالُ اِلّاَاِلٰی ثَلاثَۃِ مَسَاجِدَ ان کا متدل ہے، بعض ان میں

کے سفرِ زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زِنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۵۱ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ۔ بار اوّل)

☆ ''شانِ نبوت وحضرتِ رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذاتِ سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوتِ قلبی وضعفِ اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کر کے راہ پر لا رہے ہیں، اُن کا خیال ہے کہ رسولِ مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں، اور نہ کوئی احسان اور فائدہ اُن کی ذاتِ پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسُّل دعا میں آپ کی ذاتِ پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں، اُن کے بڑوں کا مقولہ ہے **معاذ اللہ معاذ اللہ** نقلِ کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذاتِ سرورِ کائنات **علیہ الصلوٰۃ والسلام** سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے، ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذاتِ فخرِ عالم **صلی اللہ علیہ وسلم** سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۵۲، ۵۳ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ۔ بار اوّل)

☆ ''جس کا جی چاہے اُن کے الفاظ، اُن کے کلمات زبانی یا تحریرات سے سُنے کہ کس قدر گستاخی و بے ادبی اُن کی گفتگو میں پائی جاتی ہے''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۵۶ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ۔ بار اوّل)

☆ ''ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ کیا وہابیہ خبیثیہ ان افعال کو جائز کہتے ہیں؟ کیا ان کو وہ شرک وکفر و بدعت وغیرہ نہیں کہتے؟''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۶۰ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ۔ بار اوّل)

☆ ''اُن کے متبعین کا عقیدہ بہ نسبت حضرت سرورِ کائنات **علیہ الصلوٰۃ والسلام** کے وہ نہیں کہ جو وہابیہ خبیثیہ رکھتے ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۶۱ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ۔ بار اوّل)

☆ ''وہابیہ کے متعدد رسائل اس بارہ میں شائع ہو چکے ہیں جس میں کہ وہ صراحۃً توسُّل از حضرت سرورِ کائنات علیہ السلام کو و نیز توسُّل بالا ولیاء الکرام کو منع کرتے ہیں جس کا جی چاہے تحقیق کرے''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۶۴ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ۔ بار اوّل)

☆ ''وہابیہ اشتغالِ باطنیہ و اعمالِ صوفیہ مراقبہ و ذکر و فکر و ارادت و مشیخت و ربط القلب بالشیخ و فنا و بقاء و خلوت وغیرا اعمال کو فضول و لغو و بدعت و ضلالت شمار کرتے ہیں اور ان اکابر کے اقوال و افعال کو شرک وغیرہ کہتے ہیں اور ان سلاسل میں داخل ہونا بھی مکروہ و مستقبح، بلکہ اس سے زائد شمار کرتے ہیں چنانچہ جن لوگوں نے دیارِ نجد کا سفر کیا ہوگا یا اُن سے اختلاط کیا ہوگا اُس کو بخوبی معلوم ہوگا فیوضِ روحیہ اُن کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۶۷ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ۔ بار اوّل)

☆ ''وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو **شرک فی الرسالۃ** جانتے ہیں، اور ائمہ اربعہ اور اُن کے مقلّدین کی شان میں الفاظِ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں، اور اس کی وجہ سے بہت سے مسائل میں وہ گروہِ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہو گئے، چنانچہ غیر مقلّدینِ ہند اُسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں، وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقتِ اظہار دعوی حنبلی ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عمل درآمد اُن کا جملہ مسائل میں امام احمد بن حنبل **رحمۃ اللہ علیہ** کے مذہب پر نہیں ہے''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۷۱ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ۔ بار اوّل)

☆ ''اوقاف القرآن کے بارہ میں علماء طائفہ وہابیہ نے بدعت ہونے کا فتویٰ دیا تھا اور جملہ معشر قرّاءِ سُنیہ کو اہلِ بدعت و جور قرار دیا تھا''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ ۷۲ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ۔ بار اوّل)

☆ ''**الرَّحْمَانُ عَلَى الْعَرِشِ اسْتَوىٰ** وغیرہ آیات میں طائفہ وہابیہ استواءِ ظاہری اور جہات وغیرہ ثابت کرتا ہے جس کی وجہ سے ثبوتِ جسمیت وغیرہ لازم آتا ہے''۔ (الشہاب

الثاقب صفحہ۷۳ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''وہابیہ عرب کی زبان سے بار ہاسُنا گیا کہ وہ **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ** کو سخت منع کرتے ہیں اور اہلِ حرمین پر سخت نفرین اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور اُن کا استہزاء اُڑاتے ہیں اور کلماتِ ناشائستہ استعمال کرتے ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ۷۴ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ **یَارَسُوْلَ اللّٰہ** میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے اور یہ وجہ بھی اُن کے نزدیک سبب مخالفت کی ہے''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ۷۴ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''وہابیہ خبیثہ کثرتِ صلوٰۃ وسلام و درود برخیر الانام علیہ السلام اور قرأتِ دلائل الخیرات وقصیدہ بُردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اُس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے و وِرد بنانے کو سخت قبیح و مکروہ جانتے ہیں اور بعض بعض اشعار کو قصیدہ بُردہ میں شرک وغیرہ کی طرف نسبت کرتے ہیں، مثلاً **یَااَشْرَفَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ، سِوَاكَ عِنْدَحُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ**'' (الشہاب الثاقب صفحہ۷۵ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''وہابیہ تمباکو کھانے اور اُس کے پینے کو، حُقہ میں ہو یا سگارہ میں یاچُرٹ میں اور اُس کے ناس لینے کو حرام اور اکبر الکبائر میں سے شمار کرتے ہیں، اُن جُہلا کے نزدیک **معاذ اللّٰہ** زنا اور سرقہ کرنے والا اِس قدر ملامت نہیں کیا جاتا جس قدر تمباکو کا استعمال کرنے والا ملامت کیا جاتا ہے، اور وہ اعلیٰ درجہ کے فسّاق وفجّار سے وہ نفرت نہیں کرتے جو تمباکو کے استعمال کرنے والے سے کرتے ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ۷۶ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''وہابیہ امرِ شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچا دیتے ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ۷۶ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''وہابیہ سوائے علم احکام والشرائع جملہ علوم اسرار وحقانی وغیرہ سے ذاتِ سرورِ

کائنات خاتم النبیین **علیہ الصلوٰۃ والسلام** کو خالی جانتے ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ۷۶ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''وہابیہ نفسِ ذکرِ ولادت حضور سرورِ کائنات **علیہ الصلوٰۃ والسلام** کو قبیح وبدعت کہتے ہیں اور **علٰی ھذالقیاس** اذکارِ اولیاءِ کرام **رحمھم اللّٰہ تعالٰی** کو بھی بُرا سمجھتے ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ۷۶ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

☆''صاحبان! آپ حضرات کے ملاحظہ کے واسطے یہ چند اُمور ذکر کر دیے گئے ہیں جن میں وہابیہ نے علمائے حرمین شریفین کے خلاف کیا تھا اور کرتے رہتے ہیں اور اسی وجہ سے جبکہ اُنہوں نے غلبہ کرکے حرمین شریفین پر حاکم ہوگئے تھے، ہزاروں کو تہہ تیغ کرکے شہید کیا اور ہزاروں کو سخت ایذائیں پہنچائیں، بارہا اُن سے مباحثے ہوئے، ان سب اُمور میں ہمارے اکابر اُن کے سخت مخالف ہیں''۔ (الشہاب الثاقب صفحہ۷۷ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار وتجارتی پریس، میرٹھ۔ باراوّل)

قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ دیوبندیوں کے مزعومہ ''شیخ الاسلام'' مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکار وہابی گروہ کو کیسا شدید رَگڑا دیا ہے، اس کے باوجود بھی دیوبندی ان وہابی علماء کو ''علمائے راسخین'' قرار دیتے ہیں اور ان کی طرف سے لگائی گئی پابندی پر بغلیں بجاتے ہیں (وہابیہ کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کا جور جوع دیوبندی پیش کرتے ہیں، اس کا رد اگلے صفحات میں آرہا ہے)

☆اکابر دیوبند کی مصدقہ اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کی تحریر کردہ کتاب ''المہند'' میں بھی محمد بن عبدالوہاب کو خارجی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:

> ''ہمارے نزدیک اُن (یعنی محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اُس کے پیروکار وہابیوں) کا وہی حکم ہے جو صاحبِ ''دُرِمختار'' نے فرمایا ہے۔ خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی۔ جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے''

اسی میں تھوڑا آگے علامہ شامی سے نقل کیا ہے:

''جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلّب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے۔ مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو انکے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔'' (المہند علی المفند، سوال:۱۲ صفحہ ۱۹ مطبوعہ در مطبع قاسمی، دیوبند)

یہ کتاب دیوبندی اکابر کی مصدقہ کتاب ہے، جس میں وہابیوں کو خارجی قرار دیا گیا ہے، مولوی خلیل انبیٹھوی دیوبندی کے وہابیوں کے متعلق مؤقِف سے رجوع کو بیان کرنے والے دیوبندی علماء، کتاب ''المہند'' کی تصدیق کرنے والے علماء کے متعلق بھی یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ انہوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی وہابی کے متعلق اپنے مؤقف سے رجوع کرلیا تھا؟۔

☆ مولوی اسیر ادروی دیوبندی نے وہابیوں کا ردّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''پوری اسلامی دنیا نے ان وہابیوں کی مذمت کی تھی''۔ (تحریک آزادی اور مسلمان صفحہ ۶۰ مطبوعہ دارالمؤلفین، دیوبند۔طبع ۲۰۰۵ء)

''جب نجدی فاتح سعد نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر قبضہ کرکے گنبدِ خضراء کو منہدم کرنے کا ارادہ کیا تھا، ترکی حکومت کو جب اس کا پتہ چلا تو کمانڈر علی پاشا کو اس کے خلاف کاروائی کرنے کا حکم دیا، اس نے ۱۸۱۲ء میں سعد کو ذلت آمیز شکست دے کر حجاز کی مقدس سرزمین سے اس کو باہر نکال دیا اور فتنہ ختم ہوگیا، دوسال بعد اس کا لڑکا عبداللہ دوبارہ حجاز پر یورش کے لیے نکلا تو ترکی فوج نے اس کو گرفتار کرکے قسطنطنیہ بھیج دیا جہاں ۱۹ دسمبر ۱۸۱۸ء کو اس کی گردن ماردی گئی، اس کے بعد عبداللہ کا لڑکا ترکوں کے خوف سے اِدھر اُدھر بھاگا پھر رہا تھا بالآخر ریاض میں گرفتار ہوکر قتل ہوا، پھر اس کے بعد سرزمینِ حجاز میں ان کا کوئی نام لیوا بھی نہیں رہا''۔ (تحریک آزادی اور مسلمان صفحہ ۶۱ مطبوعہ دارالمؤلفین، دیوبند۔طبع ۲۰۰۵ء)

''وہابیوں کے طرزِ عمل سے عربوں کی نفرت اتنی بڑھی کہ وہ عبدالوہاب نجدی کے ماننے والوں ہی سے نہیں بلکہ ان کے وطن نجد سے ہی متنفر ہوگئے''۔ (تحریک آزادی اور مسلمان صفحہ ۶۲ مطبوعہ دارالمؤلفین، دیوبند۔طبع ۲۰۰۵ء)

''انگریز دیکھ رہے تھے کہ عبدالوہاب نجدی کی تحریک عرب اور ترکی خلافت دونوں کے نزدیک انتہائی مبغوض و مذموم ہے'' (تحریک آزادی اور مسلمان صفحہ ۶۰ مطبوعہ دارالمؤلفین، دیوبند۔ طبع ۲۰۰۵ء)

☆ مولوی عبدالغنی خاں دیوبندی نے لکھا ہے:

''وہابی فرقہ، سُنا ہے بزرگوں کے فیوض سے مُنکر ہوکر توسّل تک کو ناجائز بلکہ شرک کہتا ہے، اور بلا تفصیل مطلق ندا یا رَسُوْلَ اللّٰہِ کو بھی شرکِ اکبر اور مرتکب کو مشرک کہتا ہے، اور مطلق تصرّف انبیا و اولیاء ثابت کرنے کو ''شرکِ اکبر'' اور اپنے سوا سب مدعیانِ اسلام کو بلاوجہِ وجیہ مشرک اور کافر اور ان سے جہاد اور ان کے اموال چھین لینا واجب جانتا ہے''۔ (الجُنَّۃُ لِاَھلِ السُّنَّۃِ صفحہ ۵۷ مطبوعہ المکتبۃ البنوریۃ، علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، کراچی)

☆ مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی نے ''فیض الباری'' میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کا ردّ کیا ہے۔

☆ مولوی عبدالرؤف جگن پوری دیوبند کی مرتّبہ کتاب ''قہرِ آسمانی'' (مطبوعہ مدینہ برقی پریس، بجنور۔ وایضاً تحفظِ نظریاتِ دیوبند اکادمی، کراچی) میں کم ازکم ۲۰ مقامات پر دیوبندی مولویوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی وہابی کا شدید رد کیا گیا ہے۔

☆ دیوبندی کتاب ''اظہارالحق'' کے صفحہ ۲۳ تا ۳۱ تک محمد بن عبدالوہاب کا ردّ کیا گیا ہے، اور صفحہ ۲۳۹ پر لکھا ہے جو محمد بن عبدالوہاب کو اپنا پیشوا مانے وہ دیوبندی نہیں۔

☆ دیوبندی مسلک کے ''فتاوی حقّانیہ'' جلد ۱ صفحہ ۳۸۰ پر محمد بن عبدالوہاب کا شدید ردّ کیا گیا ہے۔

☆ ماہنامہ بینات، کراچی بابت جنوری ۲۰۰۷ء میں سعودی نجدی وہابیوں کا شدید ردّ

کیا گیا ہے۔

قارئین! محمد بن عبدالوہاب نجدی اوراس کے پیروکار وہابیوں کے ردّ پر دیوبندی کتب سے حوالہ جات آپ نے ملاحظہ کیے، کیاان حوالہ جات کے مطالعہ کے بعد دیوبندیوں کے نزدیک وہابی فتوؤں کی کوئی اہمیت رہ جاتی ہے؟

محمد بن عبدالوہاب نجدی اوراس کے پیروکاروہابیوں کے بارے میں مذکورہ بالاتفصیلات کے باوجود پاکستان کے موجودہ دیوبندی ،سعودی نجدی وہابی علماسے اچھے تعلقات رکھتے ہیں،حتی کہ امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی خارجی کو''شیخ الاسلام'' بھی قرار دینے لگے ہیں،جیسا کہ مولوی ضیاء الرحمان فاروقی دیوبندی نے اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر محمد بن عبدالوہاب کو''شیخ الاسلام'' لکھا ہے،سرِ دست ایک اقتباس ملاحظہ کریں:

''شیخ محمد بن عبدالوہاب آج عرب کے ماتھے کا جھومر اور گمراہی کی تاریک راہوں میں تعلیم وتربیت کا ستارہ ہے،ان کی کتابیں سعودی عرب کے نصابِ تعلیم کی زینت ہیں اسی وجہ سے عرب کا چھوٹے سے چھوٹا بچہ عقائدِ توحید وسنت میں اس قدر وثوق اوراعتماد سے معمور نظر آتا ہے کہ بسااوقات ان کے ایقان واذعان کی اس حالت پر نہ صرف یہ کہ حیرت ہونے لگتی ہے بلکہ ہمارے ہاں کے بعض عالم بھی علمی اعتراف کے باوجود یقین کی ایسی دولت سے محروم نظر آتے ہیں''۔(فیصل اک روشن ستارہ صفحہ۱۰۴مطبوعہ ادارہ اشاعۃ المعارف،ریگل روڈ،فیصل آباد)

اسے کہتے ہیں ریالوں کی طاقت،جس نے دیوبندی اکابر کی مصدقہ کتاب''المہند'' اورمولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کی کتاب''الشہاب الثاقب''(سمیت متعدد دیوبندی کُتُب)میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کوخارجی قرار دیے جانے کے باوجود مولوی ضیاء الرحمان فاروقی دیوبندی صاحب کومجبور کردیا کہ محمد بن عبدالوہاب کو''شیخ الاسلام'' قرار دیا جائے۔

پاکستان میں جب بھی (وہابی نجدی مسلک رکھنے والا) امام کعبہ آتا ہے تو وہابیوں کے ساتھ ساتھ دیوبندیوں کے ہاں بھی لازمی جاتا ہے،کچھ ماہ قبل امامِ کعبہ نے مولوی فضل الرحمان دیوبندی کی کانفرنس میں شرکت کی ہے،کچھ سال قبل بھی امامِ کعبہ(مفتی حسن

دیوبندی خلیفۂ مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کے) جامعہ اشرفیہ، فیروزپور روڈ، لاہور میں گیا تھا۔اس لیے ان نجدی وہابیوں کے فتاویٰ کی اہمیت دیوبندیوں کے ہاں مسلّم ہے۔ان نجدی وہابی علماء کی ہی سفارشات پر سعودی حکومت کی طرف سے مولوی محمود حسن دیوبندی کے ''ترجمۂ قرآن''، مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی ''تفسیرِعثمانی'' اور''دیوبندی تبلیغی جماعت'' پر پابندی لگائی گئی، نیز اسی سعودی حکومت کی سرپرستی میں''دیوبندی فرقہ'' کے خلاف لٹریچر بھی شائع ہونے لگا تو ان دیابنہ کی فلک شگاف چیخ وپکار شروع ہوئی، یقیناًاس وقت ان کو یہ احساس ضرور ہوا ہوگا کہ جب ''کنزالایمان'' و''خزائن العرفان'' پر پابندی لگی تھی تو ہم نے جشن منایا تھا،لیکن آج سعودیوں کے ہاتھوں ویسی ہی پابندی کا ہمیں بھی سامنا کرنا پڑ گیا ہے۔ بالآخران پابندیوں کے ردِعمل میں دیوبندی علمانے نجدی وہابی علما کا ردّ شروع کردیا اور ان کو "مکفّر المُسلمین" قرار دیتے ہوئے ان کے فتاوی کوساقط الاعتبار قرار دے دیا ہے۔حالانکہ دیوبندی علماء نے ہی ان نجدی وہابی علما کو''علمائے راسخین'' میں بھی شامل کر رکھا ہے۔کیا دیوبندی اس بات کی وضاحت کریں گے کہ وہابی نجدی علماء ''خارجی''، ''گستاخ'' اور''مکفر المسلمین'' ہونے کے باوجود''علمائے راسخین'' میں کس طرح شامل ہیں؟۔

سعودی نجدی وہابیوں کے خیال کی موافقت نہ کرنے والی ہر کتاب کی سعودیہ میں داخلے پر پابندی ہے:مولوی انورشاہ کشمیری دیوبندی

مولوی انورشاہ کشمیری دیوبندی کے افادات پرمبنی کتاب (جسے مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی نے مرتب کیا ہے) میں سعودی نجدی وہابی حکومت کے بارے میں لکھا ہے:

''علمی تعصب: یہ چونکہ تمام تعصّبات سے زیادہ بدتر اورمضرتر بھی ہے،افسوس ہے کہ اس کا چلن اس وقت مقدس ارضِ حجاز ونجد میں بھی ہے کہ ہاں صرف ان کے خیال سے موافقت کرنے والا لٹریچر شائع ہوسکتا ہے،اور ان کے خلاف والی کوئی کتاب وہاں نہیں جاسکتی،اس پرسخت سنسر ہے،سعودی حکومت کا بڑا سرمایہ صرف اپنے خیال کی کتابوں کی

اشاعت پر صَرف ہوتا ہے، یہاں تک کہ جو ہندو پاک کے علماء ان کے خیال کی تائید میں لکھتے ہیں، ان کی اردو کتابیں بھی وہاں کی حکومت خرید کر ہندو پاک کے حجاج کو اپنی کتابوں کی طرح مفت عطا کرتی ہے، اور ہمارے خیال کے لٹریچر کو وہاں ہندو پاک کے مقیمین بھی نہیں منگا سکتے، نہ پڑھ سکتے ہیں، معلوم نہیں یہ تشدّد وتعصّب کب تک رہے گا؟''۔ (انوار الباری جلد ۱۸ صفحہ ۳۱۹ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔ عکسی ایڈیشن)

دیوبندیوں سے ایک سوال:

''کنزالایمان'' اور ''خزائن العرفان'' پر پابندی لگنے پر خوشیاں منانے والے دیوبندی بتائیں کہ ''متعصّب ومتشدّد'' وہابی نجدی اپنے نظریات کے خلاف جن کتب کو پڑھنے اور منگوانے پر پابندی لگا دیتے ہیں، اس سے ان کتب پر کیا حرف آتا ہے؟ کیا سعودیوں کے پابندی لگا دینے سے وہ کتابیں ساقط الاعتبار قرار پا جاتی ہیں؟ یقیناً نہیں تو پھر اگر یہی وہابی نجدی اگر اپنے مخالفین کے ترجمہ ''کنزالایمان'' اور تفسیر ''خزائن العرفان'' پر پابندی لگا دیں تو اس میں کیا اعتراض کی بات ہے؟۔

ایک دیوبندی اعتراض:

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کے ایک اعتراض کا خلاصہ یہ ہے کہ ''کنزالایمان'' اور ''خزائن العرفان'' پر سعودی عرب میں پابندی لگائے جانے پر ہمیں خوشی اس لیے ہوئی کہ اس میں ہمارے مؤقّف کی تائید ہے کہ '' اس ترجمہ وتفسیر میں تحریف اور شرک وبدعت کا ارتکاب کیا گیا ہے''۔ (اتمام البرھان، حصہ ۳ صفحہ ۸۷، ۸۸ مطبوعہ مکتبہ صفدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔ طبع اگست ۲۰۱۰ء)

دیوبندی اعتراض کا جواب:

جواباً عرض ہے کہ ہم اہلِ سنت کا مؤقّف ہے کہ دیوبندی ''تقویۃ الایمان'' اور ''تذکیرالاخوان'' کے مندرجات کو درست مان کر اپنی دیگر کتابوں کی روشنی میں مشرک وبدعتی

قرار پاتے ہیں، سعودی نجدی وہابیوں نے بھی ''تفسیر عثمانی'' اور ''دیوبندی تبلیغی جماعت'' پر اسی لیے پابندی لگائی ہے کہ ان میں (''تقویۃ الایمان'' اور ''تذکیرالاخوان'' سے مطابقت رکھنے والے نجدی عقائد کے مطابق) شرک وبدعت پر مشتمل افکار ونظریات موجود ہیں (تفصیل کے لیے "القَوْلُ البَلیغ فی التّحْذیْر من جماعَة التّبْلِیغ" (مطبوعه دار الصميعي للنشر والتوزيْع الرياض۔الطبعة الثانية ۱۹۹۷ء) ودیگر کُتُبِ نجدیہ ملاحظہ کریں)۔ لِہٰذا علامہ ارشد القادری کی کتاب ''زلزلہ'' سمیت ہماری دیگر کتابوں میں بیان کیا گیا یہ مؤقّف سعودی نجدی وہابیوں نے درست قرار دے دیا کہ دیوبندی ''تقویۃ الایمان'' اور ''تذکیر الاخوان'' کے مطابق اپنی کتابوں کی روشنی میں مشرک وبدعتی ہیں۔ نیز سعودی نجدی وہابیوں نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی اور مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کی گستاخانہ عبارات کا بھی شدید ردّ کیا ہے۔ (اس کی مختصر وضاحت آگے آرہی ہے) پس دیوبندیوں کے متعلق ہمارے یہ دونوں مؤقّف سعودی نجدی وہابیوں نے درست قرار دے دیے۔ پہلا مؤقّف یہ کہ دیوبندی اپنی کتابوں کی روشنی میں مشرک وبدعتی قرار پاتے ہیں۔ اور دوسرا مؤقّف یہ کہ اپنی عباراتِ کفریہ کی بِنا پر دیوبندی (گستاخِ رسول ہونے کی وجہ سے) کافر ہیں۔

سعودی وہابی نجدی علما کے ''گستاخ'' اور ''مکفر المسلمین'' ہونے کا دیوبندیوں سے ثبوت:

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ سعودی نجدی وہابی علما ''خارجی''، ''گستاخ'' اور ''مکفر المسلمین'' ہیں، ان کے تکفیری فتاوی سے کوئی مسلمان نہیں بچتا، اس کی مزید وضاحت ذیل میں دیوبندی علما کے قلم سے ملاحظہ کریں۔

سعودی نجدی وہابی ذرا ذرا سی بات پر مسلمانوں کو اسلام سے خارج اور ان کے جان ومال کو مباح سمجھتے ہیں: مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی

''وہابی مسلمانوں کو ذرا ذرا سی بات میں مشرک اور کافر قرار دیتے ہیں اور ان کے مال

اورخون کومباح جانتے ہیں اور جانتے تھے، جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللّٰہ علیہ نے ''ردالمحتار'' میں لکھا ہے اور جیسا کہ غطغطہ وغیرہ کے معاملات سے حجاز میں ظاہر ہوا''۔ (نقش حیات صفحہ ۱۲۰ مطبوعہ المیزان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ وایضاً الشہاب الثاقب)

سعودی نجدی وہابی ائمۂ طریقت کے گستاخ وبے ادب ہیں: مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی

''وہابیہ ائمۂ طریقت حضرت جنید بغدادی، سری سقطی، ابراہیم بن ادہم، شبلی، عبدالواحد بن زید، خواجہ بہاء الدین نقشبند، خواجہ معین الدین چشتی، غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ بہاء الدین سہروردی، شیخ اکبر بن عربی، شیخ عبدالوہاب شعرانی وغیرہ قدس اللّٰہ اسرارھم اجمعین کی شان میں سخت گستاخی اور بے ادبی کے کلمات کہتے ہیں''۔ (نقش حیات صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ المیزان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

سعودی نجدی وہابی گنتی کے چند لوگوں کے سوا سب کو ملتِ اسلامیہ سے خارج سمجھتے ہیں: مولوی اسعد مدنی دیوبندی

☆ مولوی اسعد مدنی دیوبندی نے سعودیہ کے ایک اہم ادارے سے شائع ہونے والی کتاب کے بارے میں لکھا ہے:

''پوری کتاب میں گنتی کے چند لوگوں کو چھوڑ کر پوری ملتِ اسلامیہ کو صحیح دینِ اسلام سے خارج کر دیا گیا، اس پر جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ سے ڈاکٹریٹ کی سند دیا جانا، نہ صرف باعثِ حیرت بلکہ لائقِ مذمت ہے، یہ کس قدر تکلیف دہ حقیقت ہے کہ جو تعلیمی ادارہ قرآن وحدیث اور دیگر علومِ دینیہ کی اشاعت اور صحیح علوم کی تعلیم وتفہیم کے لیے وجود میں آیا تھا، آج اسی علمی ودینی ادارہ سے مسلمانوں کو صحیح دین سے خارج اور نکال دینے کا کام کیا جا رہا ہے''۔ (غیر مقلدین کیا ہیں؟ جلد اول صفحہ ۳۶ مطبوعہ مکتبہ اسعدیہ، قاری شریف احمد اسٹریٹ، پاکستان چوک، کراچی۔۲۰۰۲ء)

سعودی نجدی وہابی حکومت کی طرف سے مسلمانوں کے ملی اتحاد کو سخت ٹھیس لگی ہے اور تفریق بین المسلمین کا شدید خطرہ درپیش ہے: مولوی محمود میاں دیوبندی

☆ مولوی محمود میاں دیوبندی نے لکھا ہے:

''بڑے افسوس کے ساتھ اس تلخ حقیقت کا اظہار ناگزیر ہے کہ اب ادھر چند سالوں سے اس حکومت کے زیرِ سایہ ایسی کتابوں اور لٹریچر کی اشاعت بھی مسلسل ہو رہی ہے جن سے پورے عالم کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے عام مسلمانوں کے ملی اتحاد واتفاق کو سخت ٹھیس لگی ہے اور اس سے تفریق بین المسلمین کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے، اہل سنت والجماعت جو سب کے سب ائمہ اربعہ میں کسی نہ کسی کے پیروکار ہیں ان کے خلاف جارحانہ اور دل آزار کتابیں شائع کر کے انہیں سب وشتم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بلکہ بعض ایسی کتابیں اس سرزمینِ پاک سے شائع کی جا رہی ہیں، جن میں کتاب وسنت کے متوارث اور مستحکم مفاہیم سے انحراف اور گریز کا ارتکاب کیا گیا ہے''۔ (غیر مقلدین کیا ہیں؟ جلد اول ۱۶ مطبوعہ مکتبہ اسعدیہ، قاری شریف احمد سٹریٹ، پاکستان چوک، کراچی۔۲۰۰۲ء)

سعودی نجدی وہابی حکومت کا ادارہ مسلمانوں کو اسلام سے خارج قرار دے رہا ہے: مولوی محمود میاں دیوبندی

☆ ''بعض اسباب ووجوہ کے تحت ''الجامعۃ الاسلامیۃ'' کا وسیع اور کشادہ آغوشِ تعلیم وتربیت تنگ ہو کر ایک خاص مکتبِ فکر کے لیے محدود ہوتا جا رہا ہے اور جو ادارہ قرآن وحدیث اور دیگر اسلامی علوم کی تبلیغ واشاعت اور صحیح علوم کی تعلیم وتفہیم کے لیے قائم کیا گیا تھا آج اسی تعلیمی ودینی ادارہ سے مسلمانوں کو دینِ اسلام سے خارج کرنے کا کام لیا جا رہا ہے''۔ (غیر مقلدین کیا ہیں؟ جلد اول ۱۶، ۱۷ مطبوعہ مکتبہ اسعدیہ، قاری شریف احمد سٹریٹ، پاکستان چوک، کراچی۔۲۰۰۲ء)

قارئین! اب آپ ہی بتایئے ایسے ''مکفر المسلمین'' (یعنی سعودی نجدی وہابی)

اگر ''کنزالایمان'' و ''خزائن العرفان'' پر پابندی لگائیں توان کا کچھ اعتبار ہے؟ بالکل نہیں۔ دیوبندیوں کے لیے یہاں مشکل یہ ہے کہ ان کے نزدیک چونکہ وہابی نجدی علما، ''جیّد'' اور ''علمائے راسخین'' ہیں، اس لیے یہ مولوی محمود حسن دیوبندی کے ''ترجمۂ قرآن''، مولوی شبیر عثمانی دیوبندی کی ''تفسیر عثمانی'' اور ''دیوبندی تبلیغی جماعت'' پر پابندی لگانے والے ان سعودی نجدی وہابی علما کو دیوبندی غلط قرار دے کر جان نہیں چھڑا سکتے، بصورتِ دیگران کی جگ ہنسائی ہوگی کہ اگر دیابنہ کے مخالفین پر نجدی وہابی علما پابندی لگائیں تو درست ہو، لیکن ان دیابنہ کے اپنے علما کی تحریرات پر پابندی لگائیں تو اس پابندی کو یکسر غلط ٹھہرا دیا جائے۔ یاللّعجب

شاہ ولی اللہ دہلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی، وہابی نجدی علما کے فتاوی کی زد میں:

ذیل میں مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی کی تحریر کے کچھ اقتباسات ملاحظہ کریں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ شاہ ولی اللہ دہلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی، وہابی نجدی علما کے مطابق کافر، مشرک اور بدعتی ہیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی، وہابی نجدی علماء کے فتاویٰ کے مطابق کافر ہے: مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی

☆ مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی نے وہابی نجدی علماء اور مولوی اسماعیل دہلوی کے نظریات کا تقابل کرتے ہوئے لکھا ہے:

''حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خوارقِ عادات باتوں کا صدور، قوی تاثیرات کا ظہور، دعاؤں کی قبولیت اور دفع بلیّات اس مقام (ولایت) کے لوازم میں سے ہے، حدیثِ قُدسی میں اس معنی کی صراحت ہے، اللہ فرماتا ہے اگر مجھ سے مانگے گا تو میں اسے ضرور دوں گا اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے گا تو میں ضرور اسے پناہ دوں گا (صراط مستقیم صفحہ ۱۴) لیکن سلفیوں کے عقیدہ میں مذکورہ باتوں کا قائل شخص کافر ہے، سلفی حضرات ایسے شخص کو ملتِ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں، اس کے ساتھ نکاح کو حرام اور اس کے پیچھے

نماز کو ناجائز سمجھتے ہیں''۔ (کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ حصہ ۲ صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی)

شاہ ولی اللہ دہلوی، نجدی علماء کے فتاویٰ کے مطابق کافر ہیں: مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی

☆ مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی نے وہابی نجدی علماء اور شاہ ولی اللہ دہلوی کے نظریات کا تقابل کرتے ہوئے لکھا ہے:

''حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تصوف کی ریاضتوں اور وظائف کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اور ان میں بعض کو اس قسم کا الہام تو نہیں ہوتا، تاہم بعض قویٰ مثالیہ شَیْئًا فَشَیْئًا ان میں ظاہر ہوتے ہیں اور کشف، رؤیا صادقہ، غیبی آواز، طی ارض (یعنی زمین کی مسافت کی کمی) اور پانی پر چلنا۔۔۔اس طرح کے امور کا ظہور ان سے ہوتا ہے۔ (الطاف القدس:۷۲) یہ بات کئی بار گذر چکی ہے کہ اس طرح کے عقائد سلفیوں کے عقیدہ سے متصادم ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک یہ گمراہ، کفر اور تصوف کے خرافات ہیں''۔ (کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ حصہ ۲ صفحہ ۱۷۷ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی)

شاہ ولی اللہ دہلوی وہابی نجدی علماء کے فتاویٰ کے مطابق کافر اور مشرک ہیں: مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی

☆ مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی نے وہابی نجدی علماء اور شاہ ولی اللہ دہلوی کے نظریات کے تقابل کے سلسلے میں مزید لکھا ہے:

''جب تک حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کو غیر مقلدین اپنا امام، اپنی تحریک کا قائد اور اپنے مذہب کا بانی سمجھتے رہیں گے اس وقت تک نہ تو حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی تمام کتابوں کو آگ لگانا کسی غیر مقلد کے لیے ممکن ہے اور نہ ہی سلفیوں کے عقیدہ کے مطابق ان کے تمام کفریات اور شرکیات سے جان چھڑانا ان کے بس کی بات ہے''۔ (کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ حصہ ۲ صفحہ ۱۷۸ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی)

شاہ ولی اللہ اور اسماعیل دہلوی وہابی نجدی علماء کے فتاویٰ کے مطابق کافر، مشرک اور بدعتی ہیں: مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی

☆ مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی نے وہابی نجدی علماء اور شاہ ولی اللہ دہلوی و مولوی اسماعیل دہلوی کے نظریات کا تقابل کرتے ہوئے ایک اور مقام پر لکھا ہے:

''جو عقائد اور تعلیمات ماقبل میں ذکر کیے گئے ہیں یعنی ان دونوں بزرگوں کا صوفیانہ مزاج، شیخ ابن عربی اور طریقت کے شیوخ کی تعظیم، وحدۃ الوجود کا قول اور اولیاء اللہ کے بارے میں یہ اعتقاد کہ ان پر ملاءِ اعلیٰ کے احکام جاری ہوتے ہیں، چنانچہ وہ کائنات میں تصرف کرتے ہیں، کشف اور مراقبہ کے متعلق ان کا عقیدہ اس طرح کی دوسری باتیں جن کے بارے میں ہم اس کتاب میں تفصیلی گفتگو کر چکے ہیں، ان جیسے عقائد پر مشتمل حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت شاہ اسماعیل کی تحریروں کے بارے میں ہم نے علمائے نجد کے فتاویٰ بالتفصیل ذکر کئے، یہ تمام عقائد اور افکارِ تصوّف ان کے نزدیک کفر، ضلالت، شرک اور بدعت فی الدین ہیں''۔ (کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ حصہ ۲ صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی)

کاش مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی صاحب حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے یہ بھی لکھ دیتے کہ شاہ ولی اللہ دہلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی نہ صرف نجدی وہابی علما کے فتوؤں کے مطابق کافر، مشرک اور بدعتی ہیں بلکہ مولوی اسماعیل دہلوی کی کتب'' تقویۃ الایمان'' اور'' تذکیر الاخوان'' کے مطابق بھی (شاہ ولی اللہ دہلوی اور خود مولوی اسماعیل دہلوی بھی) کافر، مشرک اور بدعتی قرار پاتے ہیں۔

اکثر نجدی وہابی علماء بدعات کو شرک قرار دیتے ہیں: مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی

''موجودہ زمانے کے نجدی علماء جو اکثر رسوماتِ بدعیہ پر بھی بلا جھجک شرک کا اطلاق کرنے سے نہیں چُوکتے''۔ (سماعِ موتٰی صفحہ ۳۹، ۴۰ مطبوعہ مکتبہ صفدریہ، مزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ

گھر، گوجرانوالہ۔ طبع ۱۹۹۷ء)

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے یہاں اکثر سعودی نجدی وہابیوں کا حال بیان کیا ہے کہ وہ اکثر بدعات کو شرک قرار دیتے ہیں۔ آپ ہی بتایئے کہ ایسے بے لگام نجدی وہابیوں کی طرف سے لگائی گئی پابندی کا کیا اعتبار کیا جائے۔

سعودی عرب میں فتاویٰ ''شامی'' اور ''المبرد المبکی'' پر پابندی ہے: مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے سعودی نجدی وہابیوں کی بے جا پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ان کے رد میں علامہ ابن علان (احمد بن ابراہیم المکی الشافعی النقشبندی رحمۃ اللہ علیہ المتوفّٰی ۱۰۳۳ھ) نے کتاب لکھی، جس کا نام ''اَلْمبرد المبکی علی الصارم المنکی'' رکھا، (نہایت افسوس ہے کہ سعودی حکومت نے، جس پر نجدی علماء کے خیالات کا غلبہ ہے، جو حافظ ابنِ تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے پیرو ہیں، اس کتاب کا داخلہ ہی حجاز میں ممنوع قرار دے دیا ہے، جیسا کہ شامی جیسی مفید کتاب ممنوع الدخول ((داخلہ منع)) ہے)''۔ (سماعِ موتٰی صفحہ ۳۹، ۴۰ مطبوعہ مکتبہ صفدریہ، مزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔ طبع ۱۹۹۷ء)

اس اقتباس میں سعودی وہابی نجدیوں کی بے جا سختی اور پابندی کا حال آپ نے مولوی سرفراز دیوبندی صاحب کے قلم سے ملاحظہ کر لیا، اس لیے فتاویٰ ''شامی'' اور ''اَلْمبرد المبکی علی الصارم المنکی'' پر پابندی لگانے والے متشدّد سعودی نجدی وہابیوں نے اگر ''کنزالایمان'' و ''خزائن العرفان'' پر پابندی لگا دی ہے تو کچھ بعید نہیں۔

دیوبندی مزعومہ شیخ الاسلام مولوی شبیر عثمانی کی ''تفسیر عثمانی'' پر سعودی عرب میں پابندی:

☆ مولوی الیاس گھمن دیوبندی کی زیرادارت شائع ہونے والے'' مجلّہ قافلۂ

حق، سرگودھا'' میں مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی کے بارے میں لکھا ہے:

''حضرت غازی پوری وہاں خوب کھلے، اپنے سعودیہ کے معرکۃ الآراء واقعات بیان کیے، فرمایا جب ''تفسیر عثمانی'' پر پابندی لگی تو میں نے سوچا کہ عبداللہ بن باز کو خط لکھوں، ان دنوں سعودی حکومت مجھے بیس ہزار ریال سالانہ علمی خدمات پر دیتی تھی، ایک رسالہ بھی عربی میں ''صوت الاسلام'' نکالتا تھا۔ اب یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر بن باز کے خلاف آواز اُٹھائی تو یہ پیسہ آنا بند ہوجائے گا جو تقریباً اڑھائی لاکھ روپے سالانہ بنتا ہے۔ ایک ہفتہ تک میں سوچتا رہا، آخر یہی سوچا کہ حق کہہ دیا جائے، چنانچہ میں نے ایک خط ''کلمه نصح والاخلاص الی عبدبن الباز رئیس العام'' لکھا۔ بس اس خط کا جانا تھا کہ وہاں آگ لگ گئی، جو رقم آتی تھی وہ بھی بند۔ میں پہلے سے اس کے لیے تیار تھا، اس لیے طبیعت پر کچھ اثر نہ پڑا، وہاں گیا تب بہت سے عہدیداروں سے لڑا''۔ (سہ ماہی قافلہ حق، سرگودھا، بابت شوال تا ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ/ جلد:۲، شمارہ:۴، صفحہ ۴۷)

اس اقتباس سے تین باتیں ثابت ہوئیں:

۱۔ سعودی عرب میں تفسیر عثمانی پر پابندی لگی۔

۲۔ مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی سعودی وہابی حکومت کا وظیفہ خوار تھا۔

۳۔ مولوی ابوبکر غازی پوری دیوبندی نے ''تفسیر عثمانی'' پر پابندی لگانے کی وجہ سے سعودی عہدے داروں سے لڑائی کی۔

دیوبندیوں کو اس بات کا شدید غم ہے کہ حکومتِ سعودیہ کے اہم مشائخ کی نگرانی میں مولوی محمود حسن دیوبندی کے ترجمۂ قرآن پر پابندی اور علمائے دیوبند کے خلاف ''الدیوبندیہ'' نامی کتاب کی اشاعت کی جارہی ہے: مولوی محمود میاں دیوبندی

☆ مولوی محمود میاں دیوبندی نے لکھا ہے:

''ہمیں اس بات کا شدید غم ہے کہ یہ سب حکومتِ سعودیہ کے اہم مناصب پر فائز

مشائخ کی نگرانی میں انجام پا رہا ہے مثلاً: ۱۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ مستند اور نہایت مقبول ترجمے پر پابندی لگا کر مولانا محمد جوناگڑھی کے ترجمہ وتفسیر کو شائع کرنا جو طریقہ سلف سے ہٹا ہوا ہے۔ ۲۔ ''الدیوبندیۃ'' نامی کتاب کی بار بار اِشاعت، جو ان علمائے ربانیین کے خلاف لکھی گئی ہے جن کی خدمات کتاب وسنت کی اِشاعت کے سلسلے میں روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں، لطف یہ ہے کہ اس کتاب کی تیاری میں ان مبتدع ومتعصّب مصنّفین کی کتابوں سے بطورِ خاص استفادہ کیا گیا ہے جو بے بنیاد، جھوٹی اور جھوٹے الزامات پر مبنی ہیں''۔ (غیر مقلدین کیا ہیں؟ جلد اول ۱۶،۱۷ مطبوعہ مکتبہ اسعدیہ، قاری شریف احمد سٹریٹ، پاکستان چوک، کراچی۔۲۰۰۲ء)

''تفسیر عثمانی'' پر سعودیہ میں پابندی کے تناظر میں دیوبندیوں سے ایک سوال:

☆ ''تفسیر عثمانی'' پر پابندی کے متعلق مولوی ابن الحسن عباسی دیوبندی نے لکھا ہے:

''بالکل غیر محتمل، واضح عبارات سے ایسے خود ساختہ معنی اخذ کیے گئے اور ایسے عقائد ان سے برآمد کیے گئے کہ علامہ عثمانی رحمه الله کے حاشیۂ خیال میں بھی ان کا گذر نہ ہوا ہوگا، بددیانتی، خیانت، کذب وافتراء جیسے تمام الفاظ، مہذب سے مہذب اسلوب میں بھی ان کی اس حرکت کے لیے ہلکے اور خفیف تر معلوم ہوتے ہیں''۔ (کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ حصہ۱ صفحہ ۸۸،۸۹ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی)

قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مولوی ابن الحسن عباسی دیوبندی صاحب نے واضح طور پر لکھا ہے کہ ''تفسیر عثمانی'' پر پابندی کے لیے اس کی ''واضح اور غیر محتمل عبارات'' میں تحریف اور بددیانتی کر کے خود ساختہ عقائد ونظریات اخذ کیے گئے ہیں۔ اب آپ ہی بتائیے کہ ''کنزالایمان'' و''خزائن العرفان'' پر پابندی لگاتے ہوئے ان نجدی وہابی علماء نے یہ طریقہ اختیار نہ کیا ہوگا جو آپ کے بقول ''تفسیر عثمانی'' کے ساتھ کیا ہے؟ یقیناً ایسا ہی کیا ہوگا تو پھر ''کنزالایمان'' اور ''خزائن العرفان'' پر پابندی کو عین شرعی اور ''تفسیر عثمانی'' پر پابندی کو ''سعودی وہابی علما کی تحریف اور بددیانتی'' کا نتیجہ کیوں قرار دیا گیا ہے؟ دوہرے معیار کیوں؟

دیوبندی فرقہ کے خلاف لکھی گئی کتاب ''الدیوبندیہ'' کی عرب ممالک بالخصوص سعودی عرب میں فروخت پر مولوی اسعد مدنی دیوبندی کی چیخ وپکار:

☆ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کے جانشین مولوی اسعد مدنی دیوبندی نے'' حکومتِ سعودیہ'' کے بارے میں لکھا کہا:

''ماضی قریب میں ''الدیوبندیہ'' کے نام سے طالب الرحمان نامی سلفی غیر مقلد نے ایک کتاب لکھی ہے، جس کا عربی ترجمہ ابوحسان نامی کسی گمنام غیر مقلد نے کیا ہے، جو ''دارالکتاب والسنۃ، کراچی'' سے شائع ہوئی ہے، یہ عرب ممالک بالخصوص سعودی عرب میں بغیر کسی رَد وقدح کے فروخت کی جارہی ہے اور ایک مہم بنا کر شیوخِ حجاز ونجد اور سرکاری دفتر وں تک پہنچائی گئی ہے۔ اس فتنہ انگیز کتاب میں دیوبندی مکتبہ فکر کے مرکز ''دارالعلوم دیوبند'' کے بارے میں لکھا گیا ہے: ''دارالعلوم دیوبند سنتِ رسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کرنے والا ادارہ ہے اور آپ کے طریقے کو پھینک دینے والا ہے، اس کی بنیاد رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی نافرمانی پر رکھی گئی ہے'' (ص ۹۸) دیوبندی علماء کے بارے میں تحریر ہے: ''دیوبندیوں کے اقوال واعمال اور واقعات واضح علامت ہیں کہ ان میں شعوری یا غیر شعوری طور پر شرک سرایت کر گیا ہے اور وہ مشرکینِ مکہ سے بھی آگے نقل گئے ہیں'' (ص ۲۷)۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۹ میں ہے: ''علمائے دیوبند عقیدۂ توحید سے بالکل خالی ہیں اور لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ وہ توحید کے عَلَم بردار ہیں''۔ حضرت شیخ الہند قدس سرہ پر محرّفِ قرآن، کُفرِ صریح کا مرتکب اور اللہ پر صریح جھوٹ بولنے والے جیسے الزامات چسپاں کیے گئے ہیں۔ (ص:۲۶۶) حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی نور اللّٰہ مرقدہ کو ''ویلك یا مشرك'' (اے مشرک! تیرے لیے بربادی ہو) سے خطاب کیا گیا ہے۔ پھر آپ کی شان میں ایسی باتیں کہی گئی ہیں جسے قلم لکھنے پر آمادہ نہیں، کتابِ مذکور کے صفحات ۱۲۳، ۱۷، ۱۹۰، ۲۵۳ وغیرہ خود دیکھئے۔ محدثِ عصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ پر بدعت کی تہمت عائد کی گئی ہے۔ ''محمد انور بدعت کی طرف مائل تھا''۔ (ص ۱۸) ''اکثر لوگ انور شاہ کی رائے پر ہنستے ہیں۔ خدا تم پر رحم کرے، تم نے بدبودار تعصّب کے ماحول میں پرورش پائی ہے تجھے توحید کے

داعیوں سے شدید بُغض ہے''۔ (ص ۱۸) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللّٰہ مرقدہ کے بارے میں ہے: ''اگر اشرف علی کو اس بات کا خطرہ تھا کہ شاہ عبدالرحیم رائے پوری کے پاس بیٹھنے سے وہ احوال پر مطلع ہوجائیں گے تو یہ کشف نہیں بلکہ شیطانی احوال ہیں'' (ص ۱۹۲)''۔ (غیر مقلدین کیا ہیں؟ ص ۳۴، ۳۵ مطبوعہ مکتبہ اسعدیہ، قاری شریف احمد اسٹریٹ، پاکستان چوک کراچی۔ طبع ۲۰۰۲ء)

حج کے موقع پر حجاجِ کرام میں تقسیم کی گئی کتاب میں دیوبندی فرقہ کو ''قبر پرست'' قرار دے کر اہلِ سنت سے خارج قرار دیا گیا ہے: مولوی اسعد مدنی دیوبندی

☆ ''ابھی زمانہ قریب میں ایک کتاب ''کیا علمائے دیوبند اہلِ سنت ہیں؟'' کے نام سے عربی و اردو ''المكتب التعاونی للدعوة والارشاد وتوعية الجاليات بالسلی۔ ص ب ۱۴۱۹۔ الریاض'' سے شائع ہوئی ہے، اور حج کے موقع پر بڑے پیمانے میں حجاجِ کرام میں تقسیم ہوئی ہے۔ اس کتاب میں علم وتحقیق کے اُصولوں کو یکسر نظر انداز کر کے علمائے دیوبند کو فرقۂ ناجیہ جماعتِ اہلِ سنت سے خارج بتایا گیا ہے، علاوہ ازیں جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، کے ایک فاضل شمس الدین سلفی کی ایک کتاب ''جهود علماء الحنفية فی ابطال عقائد القبورية'' تین ضخیم جلدوں میں شائع کی گئی ہے۔ یہ کتاب دراصل شمس الدین کا وہ مقالہ ہے جس پر اسے جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ کی مکتبہ الدعوہ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی گئی ہے۔ جس میں ''اشهر فرق القبورية'' کے عنوان کے تحت علمائے دیوبند کو قبوری یعنی قبر پرست کہا گیا ہے (ج ۱ ص ۲۹)''۔ (غیر مقلدین کیا ہیں؟ جلد اول صفحہ ۳۵ مطبوعہ مکتبہ اسعدیہ، قاری شریف احمد اسٹریٹ، پاکستان چوک، کراچی۔ ۲۰۰۲ء)

سعودی حکومت کی سرپرستی میں جس طرح علمائے دیوبند کے خلاف مواد پوری دنیا میں مواد پھیلایا جارہا ہے ہم اس سے نفرت وبیزاری کا اظہار کرتے ہیں: مولوی اسعد مدنی دیوبندی

☆ ''اس وقت مملکت سعودیہ سے علمائے دیوبند سے متعلق جس طرح کے غلط اور بے

بنیادمواد پوری دنیا میں پھیلائے جارہے ہیں اسے دیکھ کراب ہمارا یہی احساس ہے دانستہ یا نادانستہ طور پر مملکتِ ((سعودیہ)) علمائے دیوبند کے خلاف اس غلط فہم میں شریکِ کار ہے بلکہ سرپرستی کررہی ہے جس سے بیزاری اورنفرت کیے بغیر ہم نہیں رہ سکتے ۔

دل ہی تو ہے سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں'' ۔(غیر مقلدین کیا ہیں جلداول صفحہ ۳۷ مطبوعہ مکتبہ اسعدیہ قاری شریف احمد اسٹریٹ ، پاکستان چوک ،کراچی ۔طبع ۲۰۰۲ء)

سعودیہ سے شائع شدہ کتاب میں دیوبندی فرقہ کو''قبوری،خرافی'' قرار دے کر اہلِ سنت سے خارج قرار دیا گیا ہے:مولوی اسعد مدنی دیوبندی

☆ مولوی اسعد مدنی صاحب''سعودیہ'' سے شائع ہونے والی ایک کتاب کے متعلق رونا روتے ہوئے کہتے ہیں:

''حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری ،محدثِ عصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللّٰہ علیھم وغیرہ کو قبوری خرافی وغیرہ لکھا گیا ہے'' ۔(غیر مقلدین کی ہیں؟ جلداول صفحہ ۳۶ مطبوعہ مکتبہ اسعدیہ، قاری شریف احمد سٹریٹ، پاکستان چوک، کراچی ۔طبع ۲۰۰۲ء)

اگرسعودی عرب سے دیوبندی فرقہ کے خلاف لکھی گئی کتاب''الدیوبندیہ'' کی اشاعت بند نہ ہوئی تو ہم سعودی حکومت کے خلاف تحریک چلائیں گے:مولوی اسعد مدنی دیوبندی

☆ ایک دیوبندی مولوی نے مولوی اسعد مدنی دیوبندی کے بارے میں لکھا ہے:

''سعودی ارباب حکومت سے اس بارے میں حضرت مولانا جس طرح کی گفتگو کرتے تھے اس کا نمونہ میں نے خود دہلی میں سعودی سفیر سے گفتگو کرتے وقت دیکھا ہے، جب مولانا نے اس سفیر سے بڑے تیز لہجہ میں کہا تھا کہ اگر سعودیہ میں'' الدیوبندیہ'' جیسی کتابوں کی

اشاعت جاری رہی تو میں ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی حکومت سعودی کے خلاف تحریک چلاؤں گا'' ۔(مذکور سوانح حضرت مولانا سید اسعد مدنی ص ۷۵ مطبوعہ القاسم اکیڈمی ، جامعہ ابوہریرہ ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ،ضلع نوشہرہ)

سعودی نجدی وہابی عالم کی جانب سے علمائے دیوبند کو قبوری اور مشرک قرار دیا گیا ہے:مولوی محمود میاں دیوبندی

☆ مولوی محمود میاں دیوبندی نے سعودی عرب سے شائع ہونے والے مقالے کے متعلق لکھا ہے:

''اس مقالہ میں نہ صرف یہ کہ اُصولِ تحقیق اور جرح وتعدیل کے مسلمہ اصول سے انحراف کیا گیا ہے، بلکہ علمائے دیوبند کی اردو تحریروں کوخود ساختہ عربی جامہ پہنا کر انہیں دیگر علمائے احناف کے برخلاف وثنی ،قبوری اور مشرک وغیرہ بتایا گیا ہے'' ۔(غیر مقلدین کیا ہیں جلد ا صفحہ ۱۵ مطبوعہ مکتبہ اسعدیہ، قاری شریف احمد اسٹریٹ ، پاکستان چوک ،کراچی ۔طبع ۲۰۰۲ء)

سعودی عرب کے مفتیٔ اعظم عبدالعزیز بن باز نے ایک دیوبندی مولوی کو اس وجہ سے نکال دیا کہ یہ مولوی امین اوکاڑوی دیوبندی کا شاگرد ہے: حافظ اسلم دیوبندی

مولوی حافظ اسلم زاہد دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

''مولانا محمد احمد صاحب مظفر گڑھ والے ،سفرِ حج کے دوران مفتی سعودی عرب عبدالعزیز بن باز کے کمرہ میں چلے گئے ،وہ لیٹے ہوئے تھے مولانا نے ان کے نائبین سے دو سوال کیے، بن باز صاحب جاگ رہے تھے وہ کہنے لگے ان کو نکال دو، یہ مولانا محمد امین کا شاگرد معلوم ہوتا ہے، مولانا نے دریافت کیا، کیا کسی حدیث میں ہے کہ مولانا امین کے شاگرد کو جواب نہیں دینا؟ بن باز کہنے لگے :اب تو مجھے پکا یقین ہوگیا ہے کہ یہ محمد امین کا شاگرد ہے

اس کوفوراً نکال دو''۔(علمی مجالس صفحہ۲۶۱ مطبوعہ النعمان اکادمی لاہور۔طبع مئی ۲۰۰۸ء)

مفتی جمیل نذیری دیوبندی صاحب! آپ نے دیکھا کہ مفتیٔ اعظم سعودی عرب عبدالعزیز بن باز صاحب، مولوی امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی کے کیسے شدید مخالف ہیں، انہی بن باز صاحب کے ہمارے خلاف دیے گئے فتوے کو آپ نے اپنی کتاب میں بطورِ خاص ہمارے پیش کیا تھا، لیکن کیا کیجیے کہ آپ کے وہی ''مستند مفتیٔ اعظم سعودی عرب'' دیوبندیوں کے بھی شدید مخالف ہیں۔

مشہور وہابی نجدی عالم تقی الدین ہلالی کی طرف سے مولوی قاسم نانوتوی پر منکرِ ختم نبوت ہونے کا فتویٰ:

☆ وہابیہ کے مشہور عالم تقی الدین ہلالی، مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' کی عبارات کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وفی نظر العامة معنی کون الرسول صلی اللّٰه علیه وسلم خاتماً،أن عهده هو بعد عهد الأنبیاء السابقین کونه صلی اللّٰه علیه وسلم فی جمیعهم هو النبی الآخر، لکن یعرف أصحاب الفهم والبصیرة أن التقدم والتأخر الزمانی لیس فیه فضیلة بالذات فکیف یصح فی مقام المدح قوله تعالی وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وِ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ والجماعة القادیانیة تسلك فی معنی خاتم النبیین وشرحه الذی نقلناه عن الشیخ قاسم النانوتوی قریباً من هذا المسلك۔ ولو فرضنا وجود نبی بعد عصر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فلا یحصل من هذا أی فرق فی الخاتمیة المحمدیة" (السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِيْ تَنْبِيْهِ جَمَاعَةِ التَّبْلِيْغِ عَلٰى أَخْطَائِهِمْ صفحه:۲۲ مطبوعه دَارُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزیع،المقر الرئیسی والادارة ۹۔شارع احمد اسماعیل متفرع

منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية۔القاهرة جمهورية مصر العربية۔الطبعة الاولیٰ ۲۰۰۷ء)

(مفہوم)''عام لوگوں کی نظر میں رسول اللہ صلی اللّٰه تعالی علیه و آله وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا زمانہ سب انبیائے سابقین کے زمانے کے بعد ہے اور آپ ان سب میں آخری نبی ہیں لیکن اصحابِ فہم وبصیرت جانتے ہیں کہ زمانے کے تقدم وتأخر میں فی نفسہٖ کوئی فضیلت نہیں تو باری تعالی کا یہ فرمان وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وِ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ مقامِ مدح میں کیسے صحیح ہوگا۔'' اور خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ کے معنی اور شرح کے معاملہ میں جماعت قادیانی اسی راستے پر چلی ہے جو ابھی ہم نے شیخ قاسم نانوتوی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور وہ یہ کہ ''اگر ہم زمانہ نبوی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم کے بعد بھی کسی نبی کا وجود فرض کریں تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آتا۔''

تقی الدین صاحب کے اس اقتباس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک بھی قادیانی انکارِ ختم نبوت کے متعلق جماعتِ دیوبند کے نقشِ قدم پر چلے ہیں اس مسئلہ پر ان دونوں کا مؤقف ایک ہے۔

سعودی عرب سے شائع شدہ کتاب میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی تردید

☆ سعودی عرب کی مطبوعہ ''کیا علماء دیوبند اہل سنت ہیں؟'' نامی کتاب میں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں ختمِ نبوت کے انکار پر مشتمل عبارات صفحہ 26،27 پر نقل کر کے ان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ایسے عقائد رکھنے والے علماء دیوبند کو اہل سنت کیسے مانا جا سکتا ہے؟''۔(کیا علماء دیوبند اہل سنت ہیں؟، صفحہ 29، مترجم توصیف الرحمٰن راشد غیر مقلد وہابی، مطبوعہ المکتب التعاونی للدعوة والارشاد توعیة الجالیات بالسلی، ریاض)

اگلے صفحہ پر مزید لکھا ہے:

''ان نظریات کے حاملین علماء دیوبند اہل سنت نہیں ہو سکتے''۔ (کیا علماء دیوبند اہلسنّت ہیں؟، صفحہ 30، مترجم توصیف الرحمٰن راشد غیر مقلد وہابی، مطبوعہ المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد توعیۃ الجالیات بالسلی، ریاض)

وہابی نجدی عالم تقی الدین ہلالی کی طرف سے ''تحذیر الناس'' کی عبارت (اُمتی عمل میں نبی سے بڑھ سکتا ہے) پر گستاخی کا فتوی:

☆ وہابی نجدی عالم تقی الدین الھلالی المغربی نے مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں درج ایک اور گستاخانہ عبارت کا بھی رد کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں:

''فهو يقول فى كتابه تحذير الناس (ص:۵) ان الانبياء يمتازون بين أمتهم بعلمهم،أماالأعمال ففى أكثر الأحيان يساويهم أتباعهم فى الظاهر بل يتفوقون عليهم فى العمل (السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِىْ تَنْبِيْه جَمَاعَة التَّبلِيْغ عَلى أَخْطَائِهِمْ صفحه:۲۲ مطبوعه دَارُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع،المقر الرئيسى والادارة ۹ ۔شارع احمد اسماعيل متفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية۔القاهرة جمهورية مصر العربية۔الطبعة الاولىٰ۔۲۰۰۷ء)

(مفہوم)''قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب ''تحذیر النّاس'' کے صفحہ ۵ پر لکھا ہے کہ ''انبیائے کرام اپنی امت میں اپنے علم سے ممتاز ہوتے ہیں رہی بات اعمال کی تو اکثر اوقات انبیاء کے متبعین (یعنی امتی) عمل میں بظاہر نبی کے برابر بلکہ ان سے فائق ہوجاتے ہیں''

☆ اس اقتباس کے بعد اگلے صفحہ پر تقی الدین ہلالی نے اس عبارت کا مزید ردّ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''أما زعمه أن أتباع الأنبياء يساوون الأنبياء فى العمل بل

يفوقونهم فهو من الطوام الكبرى والضلالات العظمى'' (السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِىْ تَنْبِيْه جَمَاعَة التَّبلِيْغ عَلى أَخْطَائِهِمْ صفحه :۲۳ مطبوعه دَارُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع،المقر الرئيسى والادارة۹۔ شارع احمد اسماعيل متفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية۔القاهرة جمهورية مصر العربية۔الطبعة الاولىٰ۔۲۰۰۷ء)

(مفہوم)''قاسم نانوتوی کا جو یہ گمان ہے کہ انبیاء کے متبعین کے عمل ان کے مساوی یا ان سے فائق ہو جاتے ہیں تو یہ بہت بڑی مصیبت اور بڑی گمراہیوں میں سے ہے''۔

☆ اس اقتباس کے بعد ایک حدیث شریف لکھ کر نانوتوی صاحب کا ردّ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

''فأنت ترى أن هذا الحديث حجة قاطعة على أن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم سيد ولد آدم و أفضل الأنبياء والرسل فى العلم والعمل فكيف بغير هم فمن زعم أنه زاد على عمل النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فهو ضال فاسد الاعتقاد،لأن مازاده يبعده من اللّٰه وهو فى الحقيقة نقصان وخذلان فان أقوال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم و افعاله وكل حركاتة عبادة لا تساويها عبادة فكلام هذا القائل ضلال و هوس أصيب به،نسأل اللّٰه العافية'' (السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِىْ تَنْبِيْه جَمَاعَة التَّبلِيْغ عَلى أَخْطَائِهِمْ صفحه: ۲۳،۲۴ مطبوعه دَارُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع، المقر الرئيسى والادارة ۹ شارع احمد اسماعيل متفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية۔القاهرة جمهورية مصر العربية۔الطبعة الاولىٰ۔۲۰۰۷ء)

(مفہوم)'' پس دیکھو کہ یہ حدیث اس بات پر قطعی حجت ہے کہ نبی

صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم تمام اولادِ آدم کے سردار اور علم و عمل دونوں میں سب انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں تو پھر انبیاء کے سوا دیگر لوگوں یعنی اُمتیوں سے کیونکر افضل نہیں ہوں گے؟ لہٰذا جو شخص یہ گمان کرے کہ وہ عمل میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ گیا ہے تو وہ گمراہ اور فاسد الاعتقاد ہے کیونکہ جو عمل اس نے نبی علیہ السلام سے زائد کیا ہے وہ اسے اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والا اور درحقیقت نقصان اور رسوائی کا باعث ہے کہ نبی کریم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے سب اقوال و افعال اور تمام حرکات و سکنات ایسی عبادت ہیں کہ کوئی عبادت ان کے برابر نہیں ہو سکتی پس اس قائل کا یہ کلام گمراہی اور ہوس ہے جو اسے لاحق ہوئی، اور ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں''۔

وہابی نجدی عالم تقی الدین ھلالی کے پیش کیے گئے تینوں اقتباسات سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کا یہ عقیدہ (اُمتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں) بڑی مصیبت، بڑی گمراہی، رسوائی، ہوس، اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والا ہے۔

مولوی اشرفعلی تھانوی اور اس کے کلمہ گو کا ردّ، وہابی نجدی عالم تقی الدین ھلالی کے قلم سے:

☆ وہابی نجدی عالم تقی الدین ہلالی نجدی لکھتے ہیں:

''ثم ذکر فی (ص:۲۱) قصة له مع أحد مريديه، وهی أن المريد كتب له: ''انی رأيت نفسی فی المنام بأنی كلّما أسعی أن أقول كلمة الشهادة علی وجهها الصحيح، يجری علی لسانی بعد لااله الا اللّٰه: اشرف علی رسول اللّٰه، فيجيب التهانوی عن ذٰلك

ويقول: انك تحبنی الی غاية هٰذه الدرجة، وهٰذا ثمرة هٰذا الحب و نتيجة، وقد قص هٰذا المريد فی خطابه وجَّهه الی مرشده التهانوی هٰذه القصة، فقال له بعد ذكر الرؤيا فاستيقظت من الرؤيا فلما خطر ببالی خطأ كلمة الشهادة؛ أردت أن أطرح هٰذا من قلبی، ولهٰذا القصد جلست، ثم اضطجعت علی الشق الثانی، وبدأت أقول: الصلاة والسلام علٰی رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم؛ لأتدارك هٰذا الخطأ، لكنی قلت: اللهم صلِّ علی سيدنا ونبينا ومولانا اشرف علی، والحال أنی مستيقظ الآن ولست فی رؤيا، مع هٰذا أنا مضطرّ ومجبور، ولا أقدر علی لسانی! وكان جواب الشيخ التهانوی؛ لهٰذا المريد أن قال: ''فی هٰذا تسلية لك بأن الشخص الذی ترجع اليه هو بعون اللّٰه وتوفيقه متَّبع السنة'' قال محمد تقی الدين: هٰذا كفر من المريد الذی ينبغی أن يسمّی مَرِيداً بفتح الميم وشيخه شرٌّ منه؛ لأنه أقرَّه علی الكفر، وكان الواجب علی الشيخ، لوكان مهتدياً سالكاً محجّة الصواب۔ أن يقول لمريده۔ بل مريده: تُبْ الی اللّٰه من هٰذا الكفر؛ فقد أضلَّك الشيطان؛ فان رسول اللّٰه لهٰذه الأمة المحمدية واحد، وهو محمد بن عبداللّٰه بن عبدالمطلب صلوات اللّٰه وسلامه عليه، وأعوذ أن أرضی بما جری علی لسانك من نزغات الشيطان'' (السِّرَاجُ الْمُنِيْرُ فِیْ تَنْبِيْه جَمَاعَة التَّبلِيْغ عَلٰی أَخْطَائِهِمْ صفحه: ٦٧ مطبوعه دَارُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ للطباعة والنشر والتوزيع، المقر الرئيسی والادارة ۹ شارع احمد اسماعيل متفرع منشية التحرير من شارع جسر السويس عين شمس الشرقية۔ القاهرة

جمهورية مصر العربية۔الطبعة الاولیٰ۔۲۰۰۷ء)

یعنی'' اشرفعلی تھانوی نے صفحہ ۲۱ پر اپنے ایک مرید کے ساتھ پیش آنے والا یہ قصہ بیان کیا ہے کہ ایک مرید نے اسے لکھا: ''میں نے خواب میں خود کو اس حال میں دیکھا کہ کلمہ شہادت کو صحیح طریقہ پر ادا کرنے کی بہت کوشش کرتا ہوں مگر لا اله الا اللّٰه کے بعد میری زبان پر اشرف علی رسول اللّٰه جاری ہو جاتا ہے۔'' تھانوی نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ''تم مجھ سے غایت درجہ (بہت زیادہ) محبت کرتے ہو یہ اسی محبت کا ثمرہ اور نتیجہ ہے۔'' اور اس مرید نے یہ قصہ خط کے ذریعے اپنے مرشد اشرفعلی تھانوی کو بھیجا تھا، پھر اس مرید نے خواب بیان کرنے کے بعد کہا کہ ''میں بیدار ہوا تو میرے دل میں کلمہ شہادت کی خطا کا خیال آیا، میں نے اس کلمہ کو اپنے دل سے نکالنا چاہا سو اس مقصد کے لئے بیٹھا پھر دوسری کروٹ پر لیٹ گیا اور اس خطا کے تدارک کے لئے رسول اللہ صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وآله وسلم پر درود وسلام پڑھنے لگا لیکن اس بار جبکہ میں خواب میں نہیں بلکہ بیداری کی حالت میں تھا تو اللهم صل علی سیدنا ونبینا ومولانااشرف علی پڑھنے لگا، میں بے قرار اور مجبور تھا پر مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں تھا۔'' تو شیخ تھانوی نے اس مرید کو یہ جواب دیا کہ ''اس واقعہ میں تمہارے لئے تسلی ہے کہ تم جس شخص کی جانب رجوع کرتے ہو وہ اللہ کی مدد اور توفیق سے متبع سنت ہے۔'' محمد تقی الدین کہتا ہے کہ یہ اس مرید کا کفر ہے جسے مُرید کی بجائے مَرید (سخت سرکش، بہت شریر) کہنا چاہئے اور اس کا یہ شیخ اس سے بڑھ کر شریر ہے کہ اس نے اس کے کفر کو برقرار رکھا حالانکہ شیخ اگر ہدایت یافتہ، سیدھی راہ پہ چلنے والا اور درست بات کے

لئے جھگڑنے والا ہوتا تو اس پر لازم تھا کہ اپنے مُرید بلکہ مَرید سے کہتا کہ: اللہ تعالی کی بارگاہ میں اس کفر سے توبہ کر، بے شک تجھے شیطان نے بہکایا ہے کیونکہ اس امت محمدیہ کے لئے رسول اللہ ایک ہی ہیں اور وہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب صلوات اللّٰه وسلامه علیه ہیں اور جو شیطانی وسوسے تیری زبان پہ جاری ہوئے میں ان پر راضی ہونے سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔''

مولوی اشرفعلی تھانوی اور اس کے کلمہ گو مرید کا ردّ، وہابی نجدی عالم حمود بن عبداللّٰه بن حمود التویجری کے قلم سے

☆ وہابی نجدی عالم حمود بن عبداللّٰہ بن حمود التویجری نے بھی اپنی کتاب ''القَوْلُ البَلیغ فی التّحْذیْر من جماعَة التَّبلِیغ'' (مطبوعه دار الصمیعی للنشر والتوزیْع الریاض۔الطبعة الثانیة ۱۹۹۷ء) کے صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷ پر مولوی اشرفعلی تھانوی کی اس عبارت کے رد کے لیے تقی الدین ہلالی وہابی نجدی کا مندرجہ بالا اقتباس اپنی تائید میں نقل کیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور اکابرِ دیوبند مولوی اسماعیل دہلوی، مولوی قاسم نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل انبیٹھوی، مولوی حسین احمد مدنی، مولوی انور شاہ کشمیری اور مولوی محمود حسن کے خلاف پیش کیے گئے ان حوالہ جات کے مطالعہ کے بعد یقیناً دیوبندی ''کنزالایمان'' و''خزائن العرفان'' پر پابندی کے خلاف منائی گئی خوشی پر اندر ہی اندر پشیمان ضرور ہوتے ہوں گے۔

محمد بن عبدالوہاب اور اس کے پیروکار وہابیوں کے رَدّ سے مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کے رجوع کے افسانے کا رد:

جیسا کہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ہم اہلِ سنت وہابی نجدی علما کو گستاخ سمجھتے ہیں اس

لیے ہمارے خلاف لکھے گئے ان کے فتاوی کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے بھی اپنی کتاب ''الشہاب الثاقب'' میں محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکار وہابی گروہ کو ''خارجی'' اور ''بارگاہِ نبوت کا گستاخ'' قرار دیتے ہوئے ان کا شدید ردّ کیا ہے۔ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کے اس مؤقِّف سے جان چھڑانے کے لیے دیوبندی علماء ''اخبار زمیندار، لاہور بابت ۱۷ مئی ۱۹۲۵ء اور ۳۰ مئی ۱۹۲۵ء'' کے حوالے سے مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کا رجوع بیان کرتے ہیں جو کہ جعلی اور جھوٹ پر مبنی ہے، یہ جعلی رجوع مولوی عزیزالدین مرآدآبادی غیر مقلّد نے ''اکمل البیان'' صفحہ ۴۴ (مطبوعہ المکتبۃ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور)، مولوی منظور نعمانی دیوبندی نے ''شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق'' (صفحہ ۹۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی)، مولوی ابن الحسن عباسی دیوبندی نے ''کچھ دیر غیر مقلّدین کے ساتھ'' حصہ ۱ صفحہ ۵۲ (مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی نمبر ۴، کراچی) اور مولوی اسرائیل قاسمی دیوبندی نے ''رضاخانی ترجمہ وتفسیر پر ایک نظر'' صفحہ ۳۱، ۳۲، ۳۳ (مطبوعہ مجلس تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت، پاکستان۔طبع ۲۰۱۲ء) پر بیان کیا ہے، (یہ جعلی رجوع ان کتب کے علاوہ بھی متعدد دیوبندی کتب میں بیان کیا گیا ہے، عجلت کے پیشِ نظر ان کے نام نہیں لکھے جا رہے) اس رجوع کی حقیقت ملاحظہ کریں۔

☆ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کو حافظ ریاض احمد قاسمی دیوبندی نے مکتوب لکھا اور اس میں دیگر سوالات کے ساتھ "الشهاب الثاقب" میں امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب اور اس کے گروہ کو خارجی قرار دینے کے بارے میں پوچھا کہ آیا اب بھی آپ کا وہی مؤقِّف ہے یا اس سے رجوع کر لیا ہے؟ ذیل میں سائل کے مکتوب کا وہ حصہ ملاحظہ کریں:

''اب بھی آپ وہی مسلک رکھتے ہیں یا اس سے رجوع فرمایا ہے، جس مسلک کا آپ نے اپنی اس کتاب میں اظہار کیا ہے، اور محمد بن عبدالوہاب مرحوم کو آپ خارجی ہی تصور کرتے ہیں یا متبع سنت عالم؟''۔

اس استفسار کا جواب دیتے ہوئے مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے لکھا ہے:

''اب بھی میرا وہی مسلک ہے جو اس کتاب میں ظاہر کیا گیا ہے اور یہی مسلک میرے اسلافِ کرام کا ہے، محمد بن عبدالوہاب اور اس کی جماعت کو میں نے نہیں بلکہ علامہ شامی رحمة اللّٰه عليه نے اپنی کتاب "ردالمحتار حاشیه درمختار" میں جو کہ فقہ حنفی میں نہایت مستند اور مفتیٰ بہ کتاب ہے، جلد ثالث ص ۳۳۹ میں بھی لکھا ہے۔صاحبِ رد المحتار علامہ شامی رحمة اللّٰه عليه چونکہ اسی طرف کے رہنے والے اور اسی زمانہ کے ہیں، ۱۲۳۳ھ میں جب کہ محمد بن عبدالوہاب نے حجاز پر قبضہ اور تسلّط کیا ہے وہ حج کے لیے مکہ معظّمہ گئے ہیں، جیسا کہ انہوں نے جلد اول ص ۶۷۴ میں تصریح کیا ہے، پس وہ جس قدر محمد بن عبدالوہاب اور اس کی جماعت سے واقف ہیں، دُور دُور کے رہنے والے اور زمانہ مابعد میں ہونے والے اتنے واقف نہیں ہو سکتے''۔ (مکتوبات شیخ الاسلام جلد ۲ صفحہ ۲۸۱، ۲۸۲ مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی۔طبع جون ۱۹۹۴ء)

اس مکتوب کے آخر میں تاریخ ''۴ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ'' درج ہے۔ملاحظہ ہو (مکتوبات شیخ الاسلام جلد ۲ صفحہ ۲۸۴ مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی۔طبع جون ۱۹۹۴ء)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مکتوب ۱۹۴۹ء یا ۱۹۵۰ء میں لکھا گیا ہے، یعنی مئی ۱۹۲۵ء کے حوالے سے بیان کیے گئے جعلی رجوع کے ۲۴ یا ۲۵ سال بعد مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب خود لکھ رہے ہیں کہ انہوں نے محمد بن عبدالوہاب اور وہابی گروہ کے بارے اپنے مؤقِّف سے رجوع نہیں کیا ہے۔ بلکہ ابھی بھی وہی مؤقِّف ہے جو ''الشہاب الثاقب'' میں درج ہے۔

مولوی ابن الحسن عباسی دیوبندی کی تضاد بیانی یا مخبوط الحواسی؟:

مولوی ابن الحسن عباسی دیوبندی نے ایک مقام پر مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کا رجوع بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''مولانا حسین احمد مدنی رحمه اللّٰه نے اپنے سابقہ مؤقِّف سے علی الاعلان رجوع کیا، لاہور سے نکلنے والے اس وقت کے مشہور اور کثیر الاشاعت روزنامہ ''زمیندار'' میں آپ

کا بیان شائع ہوا، حضرت مدنی رحمہ اللّٰہ نے ان الفاظ میں رجوع کا اعلان کیا: مجھ کو اس امر کے اعلان کرنے میں ذرہ پس وپیش نہیں کہ میری وہ تحقیق جس کو میں بخلاف اہلِ نجد ''رجوم المدنیین'' اور ''الشہاب الثاقب'' میں لکھ چکا ہوں، اس کی بِنا ان کی کسی تالیف وتصنیف پر نہ تھی، بلکہ محض افواہوں یا ان کے مخالفین کے اقوال پر تھی، اب ان کی معتبر تالیف بتا رہی ہے کہ ان کا خلاف اہلِ سنت والجماعت سے اس قدر نہیں جیسا کہ ان کی نسبت مشہور کیا گیا ہے، بلکہ چند جزوی امور میں صرف اس درجہ تک ہے کہ جس کی وجہ سے ان کی تکفیر وتفسیق یا تضلیل نہیں کی جاسکتی، واللہ اعلم۔ (شیخ محمد بن عبدالوہاب۔۔۔۔صفحہ۹۳، بحوالہ روزنامہ زمیندار لاہور، مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۲۵ء)'' (کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ حصہ ۱ صفحہ ۵۲ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی نمبر۴، کراچی)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس اقتباس میں مولوی ابن الحسن عباسی دیوبندی صاحب نے ''روزنامہ زمیندار، لاہور بابت ۱۷ مئی ۱۹۲۵ء'' کے حوالہ سے وہابیہ کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کا رجوع بیان کیا ہے، حالانکہ اس سے کچھ قبل موصوف خود ہی لکھ آئے ہیں کہ ''مولانا مدنی اس کے بعد بھی ایک عرصہ تک اپنے اسی مؤقِف پر قائم رہے جو انہوں نے ''الشہاب الثاقب'' میں اختیار فرمایا تھا، چنانچہ کسی نے ان سے بعد میں سوال کیا اور مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللّٰہ کے فتوی کا حوالہ دیا لیکن مولانا مدنی رحمہ اللہ نے جواب میں اپنے سابقہ مؤقّف ہی کی تائید کی (دیکھیے مکتوبات شیخ الاسلام جلد۲ صفحہ۳۴۳)''
(کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ حصہ ۱ صفحہ ۴۹ مطبوعہ مکتبہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی نمبر۴، کراچی)

اس اقتباس میں مولوی ابن الحسن عباسی دیوبندی صاحب خود اقرار کر رہے ہیں کہ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے وہابیہ کے متعلق اپنے پرانے مؤقّف سے رجوع نہیں کیا، اور بطور ثبوت جس مکتوب کا حوالہ پیش کر رہے ہیں وہ ۱۳۷۰ھ (تقریباً ۱۹۴۹ء یا ۱۹۵۰ء) میں لکھا گیا ہے۔ جیسا کہ اس مکتوب کے آخر میں درج ہے، لیکن نہ جانے عباسی دیوبندی صاحب کو کیا سوجھی کہ اس کے دو صفحے بعد وہابیہ کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی

دیوبندی کا ۱۹۲۵ء میں کیا گیا جعلی رجوع نقل کر دیا، اسے ان کی تضاد بیانی کہیے یا مخبوط الحواسی، فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے نجدی وہابیوں کے متعلق اپنے مؤقِّف سے رجوع نہیں کیا تھا: مولوی زاہد الحسینی دیوبندی کا اقرار

مولوی زاہد الحسینی دیوبندی نے لکھا ہے:

''پاکستان میں بعض لوگوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ حضرت مدنی نوّر اللّٰہ مرقدہٗ نے بعد میں ان عقائد میں ترمیم فرما دی یا رجوع کر لیا تھا، حالانکہ یہ بات بالکل غلط اور اہلِ بدعت کی طرح افترا ہے، حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ وہی عقائد تھے جو تمام اکابر کے تھے جن کا ذکر ''المہند'' میں ہے''۔ (چراغِ محمد صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸ مطبوعہ اٹک)

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کے نجدی وہابیوں کے متعلق مؤقِّف سے رجوع کے متعلق مولوی منظور نعمانی دیوبندی کا دعویٰ درست نہیں: مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی

☆ مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی نے جعلی رجوع کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے

''محترم مولانا محمد منظور صاحب نعمانی کا خیال ہے کہ اکابرِ دیوبند سے سلفی حضرات کا اختلاف صرف چند مسائل میں ہے، اور حضرتِ اقدس شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ بارے میں فرمایا کہ انہوں نے رجوع کر لیا تھا، حالانکہ ان کی رائے میں جو شدت وحِدَّت تھی، صرف وہ کم ہوگئی تھی، باقی جن مسائل میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ اکابرِ امت کا سلفی حضرات سے اختلاف دکھلایا ہے ان میں سے کون سا مسئلہ رجوع کے لائق ہے؟ بتایا جائے، ملاحظہ ہو ''الشہاب'' حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ (انوار الباری جلد ۱۹ صفحہ ۳۸۰ مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔ عکسی ایڈیشن)

اس اقتباس میں واضح طور پر مولوی منظور نعمانی دیوبندی کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے وہابیہ کے متعلق اپنے مؤقف سے رجوع نہیں کیا تھا، اور بجنوری صاحب نے مزعومہ مناظرِ دیوبند سے یہ استفسار بھی کیا ہے کہ وہابیہ نجدیہ سے جن مسائل میں اختلاف ''الشهاب الثاقب'' میں ذکر کیا گیا ہے ان میں سے کون سا ایسا مسئلہ ہے جس سے رجوع کیا جانا چاہیے؟۔ لیکن مناظر صاحب اس سوال کا جواب دیے بغیر ہی رخصت ہو گئے۔

☆ مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی نے مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کے تذکرہ میں بھی ان کی کتاب ''الشهاب الثاقب'' میں وہابیہ نجدیہ کے ردّ پر مشتمل حصہ کو مستند تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے:

''عقائد کے سلسلہ میں آپ کی مشہور و معروف کتاب ''الشهاب'' بارہا شائع ہو چکی ہے، جس میں آپ نے عقائد اہلِ بدعت، عقائد اہلِ سنت اکابر دیوبند وغیرہ اور عقائد فرقہ نجدیہ وہابیہ کو پوری تفصیل و تشریح کے ساتھ الگ الگ مدون کر دیا ہے''۔ (انوار الباری جلد ۱۹ صفحہ ۵۰ مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔ عکسی ایڈیشن)

اس اقتباس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ بجنوری صاحب کے نزدیک مدنی صاحب نے ''الشهاب الثاقب'' میں کیے گئے ردِّ وہابیہ نجدیہ سے رجوع نہیں کیا۔

اگر ''الشهاب الثاقب'' انتہائی تحقیقی کتاب ہے تو اس میں سُنی سُنائی جھوٹ پر مبنی باتوں کو کیوں شامل کیا گیا؟

☆ مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی نے لکھا ہے:

''الشہاب'' تو نہایت تحقیقی تالیف ہے'' (انوار الباری جلد ۱۹ صفحہ ۳۸۵ مطبوعہ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان۔ عکسی ایڈیشن)

''الشهاب الثاقب'' کے نہایت تحقیقی ہونے کے متعلق مولوی احمد رضا بجنوری

دیوبندی کے دعویٰ کو ذہن میں رکھیں اور ملاحظہ کریں کہ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی سے منسوب رجوع میں کہا گیا ہے: ''مجھ کو اس امر کے اعلان کرنے میں ذرہ پس و پیش نہیں کہ میری وہ تحقیق جس کو میں بخلاف اہلِ نجد ''رجوم المدنيين'' اور ''الشهاب الثاقب'' میں لکھ چکا ہوں اس کی بِنا ان کی کسی تالیف و تصنیف پر نہ تھی، بلکہ محض افواہوں یا ان کے مخالفین کے اقوال پر تھی''۔

یعنی مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب نے ''الشهاب الثاقب'' میں وہابیہ کے خلاف جو کچھ لکھا وہ سُنی سنائی باتوں پر مشتمل تھا۔ اس کے علاوہ اسی ''الشهاب الثاقب'' میں ''خزينة الاوليا'' اور ''هداية الاسلام'' کے نام سے دو جعلی کتابیں بھی گھڑ کر پیش کی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہو ''الشهاب الثاقب'' صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴ (مطبوعہ الشہاب الثاقب صفحہ ۷۶ مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ۔ بار اوّل) و صفحہ ۲۷۶ (دار الکتاب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ طبع مئی ۲۰۰۴ء)

ضروری نوٹ: مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی کی کتاب ''الشهاب الثاقب'' کے ''مطبع نامی و مطبع شمس الانوار و تجارتی پریس، میرٹھ'' سے شائع ہونے والے بار اوّل کے نسخہ میں ان دونوں جعلی حوالہ جات کے ساتھ ''سيف النقی'' کا حوالہ درج نہیں تھا، ملاحظہ ہو اس ایڈیشن کا صفحہ ۱۱۳ و ۱۱۴۔ لیکن بعد والے ایڈیشنوں میں دیوبندیوں نے عیاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے قوسین میں (از سيف النقی) لکھ دیا تا کہ اگر کوئی اعتراض کرے تو اسے کتاب ''سيف النقی'' پر ڈال کر اپنی جان چھڑائی جا سکے۔

اب آپ ہی بتایئے کہ ایسی کتاب جس میں سُنی سنائی باتوں اور دو جعلی کتابوں کے حوالہ جات کو شامل کر دیا گیا ہو، وہ کس طرح نہایت تحقیقی کتاب قرار دی جا سکتی ہے؟۔

☆ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے اپنے ایک اور مکتوب میں محمد بن عبد الوہاب اور اس کے پیروکار وہابیوں کے رد کے لیے علامہ شامی کی عبارت نقل کی ہے، ملاحظہ کریں:

''ردالمحتار حاشیہ دُرِمختار (شامی) جلد ۳ ص ۳۳۹ میں ہے: كما وقع في

زماننافی اتباع محمدبن عبدالوهاب الذین خرجوامن نجد،وکانوینتحلون مذهب الحنابلة لکنهم اعتقدوانهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشرکون واستباحوا بذٰلك قتل اهل السنة وقتل علماء هم حتی کسرالله شوکتهم وخرب بلادهم وظفربهم عساکرالمسلمین عام ثلاث وثلاثین ومائتین والف۔ ''جیسا کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متبعین سے پیش آیا کہ انہوں نے نجد سے خروج کیا اور حرمِ مکہ اور حرمِ مدینہ پر تسلّط جمایا اور اس کے مدعی رہے کہ حنابلہ کے مذہب کے پابند ہیں، لیکن ان کا اعتقاد یہ تھا کہ مسلمان صرف وہ لوگ ہیں جو ہمارے ہم مشرب ہیں اور جو ہمارے اعتقاد کے خلاف ہیں وہ سب مشرک ہیں، اور اس فاسد عقیدہ کی وجہ سے اہلِ سنت والجماعت کا قتل کر دینا اور ان کے علماءِ حق کو مار ڈالنا مباح سمجھا۔ ان کا تسلط قائم رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے غلبہ کو فنا کر دیا و راُن کے شہروں کو ویران کر دیا اور اسلامی شہروں کو ان کے مقابلہ میں کامیابی عطا فرمائی ۱۲۳۳ھ میں''۔ اور جو کہ ابن سعود کے تسلّط کے وقت میں غطغط اور دخنہ نے مسلمانوں کو قتل اور اموال لُوٹنے کی صورت میں ہویدا کیا''۔ (مکتوبات شیخ الاسلام جلد۳ صفحہ ۸۵،۸۶ مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی۔ طبع جون ۱۹۹۴ء)

اس مکتوب کے آخر میں تاریخ '' محرم ۱۳۷۱ھ'' درج ہے۔ ملاحظہ ہو (مکتوبات شیخ الاسلام جلد۳ صفحہ ۸۷ مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی۔ طبع جون ۱۹۹۴ء)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مکتوب ۱۹۵۰ء یا ۱۹۵۱ء میں لکھا گیا ہے، یعنی مئی ۱۹۲۵ء کے حوالے سے بیان کیے گئے جعلی رجوع کے ۲۵ یا ۲۶ سال بعد مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی صاحب نے محمد بن عبدالوہاب اور وہابی گروہ کو خارجی قرار دیا ہے۔

☆ مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے اپنی خود نوِشت سوانح عمری ''نقش حیات'' میں بھی وہابیہ کا رد کیا ہے۔ اس کتاب کے آخر میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے لکھا ہے:

''اس تحریر کی ابتداء نینی تال جیل میں ۱۹۴۴ء میں ہوئی تھی، ابھی چند صفحات لکھے تھے

کہ رہائی ہوگئی، پھر جب بھی تکمیل کا ارادہ کیا مشاغل اور عوائق حائل ہوتے رہے۔ مگر احباب کے تقاضوں نے پیچھا نہیں چھوڑا، وہ دن بدن شدید ہو کر بڑھتے رہے، خدا خدا کر کے بڑی مشکلوں سے ۱۹۵۳ء کے آغاز میں یہ ٹوٹی پھوٹی تحریر اختتام کو پہنچی''۔ (نقش حیات صفحہ ۲۷۵، حصہ دوم مطبوعہ المیز ان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

اس سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نجدیوں کے متعلق مولوی حسین احمد مدنی کے جعلی رجوع (جو مئی ۱۹۲۵ء کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے) کے ۲۸ سال بعد تکمیل کو پہنچی۔ ''الشهاب الثاقب'' کی طرح اس کتاب میں بھی مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے وہابیہ کا شدید رد کیا ہے، اور انہیں بارگاہِ نبوت کا گستاخ قرار دیا ہے۔ اس کے کچھ اقتباسات ملاحظہ کریں۔

پہلا اقتباس:

☆ ''چونکہ سلطان عبدالمجید خاں مرحوم کے اوائل زمانۂ حکومت میں نجدیوں کا حجاز پر غلبہ ہو چکا تھا اور انہوں نے دس برس مکہ معظّمہ اور تین برس اخیر کے مدینہ منورہ میں حکومت کی تھی، یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار تھے اور اپنے عقائد واعمال میں نہایت سخت غالی تھے، انہوں نے اہالی حرمین پر بہت زیادہ تشدّدات کیے تھے، اور اپنے مخالف عقائد واعمال والوں کو بہت ستایا تھا اس لیے اہلِ حرمین کو ان سے بہت زیادہ بُغض اور تنفر تھا''۔ (نقش حیات صفحہ ۱۱۷ مطبوعہ المیز ان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

دوسرا اقتباس:

☆ ''اہلِ حجاز کو وہابیت سے اس قدر نفرت مظالمِ مذکورہ کی وجہ سے ہوگئی تھی کہ عیسائیت اور یہودیت وغیرہ سے بھی اتنی نفرت نہ تھی''۔ (نقش حیات صفحہ ۱۱۷ مطبوعہ المیز ان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

تیسرا اقتباس:

☆''وہابیہ بارگاہِ نبوت میں گستاخانہ کلمات استعمال کرتے ہیں'' (نقش حیات صفحہ ۱۲۰ مطبوعہ المیز ان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

چوتھا اقتباس:

☆''وہابیہ ائمہٴ طریقت حضرت جنید بغدادی، سری سقطی، ابراہیم بن ادہم، شبلی، عبدالواحد بن زید، خواجہ بہاء الدین نقشبند، خواجہ معین الدین چشتی، غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ بہاء الدین سہروردی، شیخ اکبر بن عربی، شیخ عبدالوہاب شعرانی وغیرہ **قدس اللّٰہ اسرارھم اجمعین** کی شان میں سخت گستاخی اور بے ادبی کے کلمات کہتے ہیں''۔ (نقش حیات صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ المیز ان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

پانچواں اقتباس:

☆''وہابی مسلمانوں کو ذرا ذرا سی بات میں مشرک اور کافر قرار دیتے ہیں اور ان کے مال اور خون کو مباح جانتے ہیں اور جانتے تھے، جیسا کہ علامہ شامی **رحمۃ اللّٰہ علیہ** نے ''**ردالمحتار**'' میں لکھا ہے اور جیسا کہ غطغطہ وغیرہ کے معاملات سے حجاز میں ظاہر ہوا''۔ (نقش حیات صفحہ ۱۲۰ مطبوعہ المیز ان ناشران وتاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور)

مولوی حسین احمد مدنی کے مکتوبات کی پہلی جلد میں بھی نجدیوں کا رد ۲ خطوط میں موجود ہے۔ پہلے مکتوب کے دو اقتباس ملاحظہ کریں، جن میں نجدیوں کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے:

پہلا اقتباس:

☆''ہم ابن سعود کی ناجائز حرکتوں اور گناہوں کی تائید نہیں کرتے'' (مکتوبات شیخ الاسلام جلد ۱ صفحہ ۷۱ مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی۔ طبع جون ۱۹۹۴ء)

دوسرا اقتباس:

☆''ہم تو شریف حسین کے باوجود شرافتِ نسبی کے اسلام کی مخالفت کی وجہ سے مخالف تھے پھر ہم ابنِ سعود کی خرابیوں کو کیوں پسند کرنے لگے''۔ (مکتوبات شیخ الاسلام جلد ۱ صفحہ ۷۱ مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی۔ طبع جون ۱۹۹۴ء)

پہلی جلد میں شامل ایک اور مکتوب میں مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے نجدیوں کا رد کیا ہے، اس خط کے متعلقہ اقتباسات ملاحظہ کریں:

☆''(۱) نجدیوں کے کاموں، نماز، امامت، تعلیم، انتظامی امور وغیرہ میں خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں (۲) ابن سعود اور ان کی حکومت کے خلاف جن لوگوں نے تنظیم قائم کی، ان علماء، خطباء اور ائمہ کو گورنمنٹ نے قید کر لیا۔ ان لوگوں کی تعداد تقریباً پچاس سے زائد ہے، بغاوت اور جاسوسی کا الزام رکھ کر ان پر مقدمہ چلانے کے لیے نجد میں بھیج دیا ہے یہ تو حج کے وقت کا قصہ ہے اس کے بعد کا نہ معلوم کیا ہوگا؟ نجدی انتظامات، سیاست میں روز بروز بے موقع سختی، بربریت، ابتری، انتشار اور تشدد بڑھتا جا رہا ہے''۔ (مکتوبات شیخ الاسلام جلد ۱ صفحہ ۷۴ مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی۔ طبع جون ۱۹۹۴ء)

☆''تعلیم اور درسی کتابوں کے پڑھانے میں آزادی نہیں ہے، علماء مجبور ہیں کہ وہ نجدی علما کی مجلسوں میں شرکت کریں اور بحث وتحقیق میں حصہ نہ لیں''۔ (مکتوبات شیخ الاسلام جلد ۱ صفحہ ۷۴ مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی۔ طبع جون ۱۹۹۴ء)

☆''اگر ہم مدینہ منورہ آئیں، یا تو ان کے بے جا تشدد، تکفیروں اور بدعتوں پر چشم پوشی کریں تو اسی سے ہماری دیانتداری میں فرق آ گیا یا اگر بے نتیجہ ان پر چون وچرا کریں تو دنیاوی فساد اور پریشانی میں گرفتار ہوں''۔ (مکتوبات شیخ الاسلام جلد ۱ صفحہ ۷۵ مطبوعہ مجلس یادگارِ شیخ الاسلام، قاری منزل، پاکستان چوک، کراچی۔ طبع جون ۱۹۹۴ء)

''مکتوباتِ شیخ الاسلام'' اور ''نقشِ حیات'' اور دیگر دیوبندی علماء کے پیش کیے گئے ان حوالہ جات سے یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی ہے کہ محمد بن عبدالوہاب اور اس کے پیروکار وہابیوں

کے حوالے سے مولوی حسین احمد مدنی کا جو رجوع علمائے دیوبند کی طرف سے بیان کیا جاتا ہے، وہ درست نہیں ہے۔ دیوبندیوں کی طرف سے سعودی وہابی نجدیوں سے محبت کی پینگیں بڑھانے اور ریال بٹورنے کے لیے گڑھے گئے اس جعلی رجوع کا افسانہ ختم ہوا۔

بہت سے دیگر موضوعات کی طرح اس موضوع کے متعلق بھی میں نے ارادہ کر رکھا تھا کہ کبھی فرصت ملی تو ''کنزالایمان'' کے مخالفین کو آئینہ دکھایا جائے گا، لیکن فرصت نہیں ملتی تھی، عدیم الفرصتی کے باوجود یہ کتاب یوں وجود میں آئی کہ جناب محترم محمد ممتاز تیمور قادری صاحب نے اپنی کتاب ''کنزالایمان اور مخالفین'' پر تقریظ لکھنے کا کہا، تقریظ بڑھتے بڑھتے مقدمہ بن گئی، یہ مقدمہ اس کتاب کے ساتھ ہندوستان میں شائع ہو گیا ہے، اب اس کی الگ کتاب کی صورت میں اشاعت کے لیے اس میں معمولی ترمیم و اضافہ کیا گیا ہے۔ مصروفیات کی کثرت اور لائبریری کے غیر مرتب ہونے کے باعث نہایت عجلت میں فی الحال اتنا ہی لکھ سکا ہوں جو کہ غنیمت سمجھتا ہوں۔ ''کنزالایمان'' کے دفاع کے متعلق اسے قسط اوّل سمجھ لیجیے، زندگی نے مہلت دی تو اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی مخالفین کے باقی اعتراضات کے جوابات بھی دیے جائیں گے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوبِ کریم صلی اللّٰه علیه وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے شریروں کے شر سے محفوظ رکھے اور اس تحریر کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین بجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

ستمبر 2017ء کے رسالہ ''عقیدہ ختم نبوت'' کی غلط فائل شائع ہو گئی جس کی وجہ سے کافی اغلاط اس میں باقی رہ گئیں۔ اب ان اغلاط کی نشاندہی کر کے تصحیح نامہ شائع کیا جا رہا ہے تا کہ قارئین شائع شدہ رسالہ میں اس کو ٹھیک کر لیں۔

اغلاط و تصحیح نامہ

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلط	صحیح
1	12	معنی النبیین	معنیٰ خاتم النبیین
2	1	معنی النبیین	معنیٰ خاتم النبیین
3	5	عقیدہ	عقیدۂ
3	11	مھارت	مہارت
4	4	داجلّہ	واجلّہ
4	11	دورمسائل	دورسائل
5	7	صلی اللہ علیہ وسلم	صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم اجمعین
5	9	شعبہ تدریس	شعبۂ تدریس
6	6	کی افراد	کے افراد
6	8	نظریہ بد	نظریّۂ بد
6	11	کرلیا ہے	کرلیا ہے (قادیانی اور لاہوری)
7	7	قرآں وحدیث	قرآن وحدیث
7	10	مین	میں

چاہے	چاہئے	3	8
ان کو نہ مانے	ان کو مانے	3	8
وضو	وضوع	11	8
فتاویٰ حامدیہ، ص......	فتاویٰ حامدیہ	13	8
طبع	طبع	13	8
زربفت	زربغت	3	9
ہمارے علماء نے	ہمارے علماء	19	9
غزالی زماں	غزالی الزماں	2	10
پڑھئے	پڑھیئے	16	10
سردست	بردست	1	11
نصِ	نصُّ	7	11
مُتَّصِف	مُتَصِف	8	11
علیہم السلام	انبیاء کرام علیہم الرضوان	12	11
کے دلائل سے	دلائل سے	18	11
یعنی ت کی کسرہ	کی کسرہ	3	12
سَمُعِہٖ	سَمُعِہٖ	9	12
تذییلاً	تذیلاً	6	13
کرم بالائے کرم اپنے	کرم بالائے اپنے	آخری	13
جحش	جش	1	14
خاتمہ ہو	خاتم ہو	5	14
اور نبی نہیں	اورنہیں	9	15
مناسبت	مناسب	2	16
تکمیل	تمکیل	3	16
ان کا ردّ	انکار	3	16
صریحہ	صریح	17	16

بوّاح	لواح	19	16
خاتم المحققین	خاتم النبیین	5	17
کے کلام سے نہیں ہوسکتی تو کلامِ مخلوق سے کلامِ الٰہی کی تشریح کرنا	کے کلام کی تشریح کرنا	10	17
کہ ہم چونکہ	کہ چونکہ	11	17
احمق بھی صحیح	احمق صحیح	12	17
قرآن مجید میں یہ	قرآن مجید نہ	15	17
مولوی بدر عالم	مولوی......عالم	11	18
یہی	ہی	3	18
ان کے مولویوں	اپنے مولویوں	14	18
اس طرح کے	اس طرح	14	18
ویسے وہ کون	ویسے کون	19	18
پس خاتم	اسی خاتم	4	19
مہر لگانا	مہر لگانے	10	19
کس صحیح صریح	کس صریح	16	20
بلا	بالا	8	21
تبھی نبی کے وجود کی	تبھی نبی کی	10	21
جن میں	جنہیں	11	21
ابی سعید الخدری	الی سعید الخدری	5	22
کوئی چیز	کوئی چین	17	22
تشریعیہ	تشریعہ	2	23
کو حاوی	کا حاوی	6	23
اس کو	اس کا	19	23
مرزا قادیانی	مرزائی قادیانی	1	24
ملخصاً	ملحصاً	10	24

24	12	جس لے	جس سے
24	آخری	اس میں حسب زعم اور	اسمیں انکے حسب زعم انکا
25	1	قادیانی انہیں	قادیانی
25	7	اورکوئی	اور یہ کہ کوئی
25	7	نبی نہیں بن سکتا	نبی بن سکتا ہے
25	9	انہوں نے	بلکہ انہوں نے
26	9	تصورات اثبات	بصورت اثبات
27	4	پر ہے	پر اپنے
27	5	اللّٰہ	اللہ
27	12	تَأْتِیْ	یَأْتِیْ
28	2	تالیف......	تالیف منیف
28	7	کی کندھوں	کے کندھوں
29	2	اَحْمَدً	اَحْمَدَ
30	10	عَمَّكَ	غَمَّكَ
30	10	فهل امتك	فهل غم امتك
30	11	قال امتک	قال اخبر امتک
31	1	آغاذ	آغاز
31	10	دلیل نمبر 16	....
32	10	خظ	خط
32	10	پڑ ھیے	پڑھیئے
32	15	صنغیم	ضیغم
33	1	باقی تھی، حضور ہی	باقی تھی، حضور فرماتے ہیں وہ اینٹ میں ہوں تو یہ حدیث اپنے اس مفہوم میں واضح ہے کہ
33	7	پلاستر۔ پلاستر	پلاسٹر۔ پلاسٹر

33	11	پلاستر	پلاسٹر
33	13	پلاستر	پلاسٹر
33	17	فرحمة	فرحمه
34	4	دجلی	دجل
34	14	انہیں	انمیں
34	17	خصوصیات	خصوصیت
35	4	حکیم، ترمذی	حکیم ترمذی
36	5	اور یہ	پس یہ
37	7	بِخَتِمْ	یَخْتِمُ بِكَ
37	19	نبوت	ثبوت
38	10	عامّةٌ	عَامّةً
31	2	تُحِشَرون	یُحْشَرون
39	4	آئے گا	لگے گا
40	1	صلی اللہ علیہ وسلم صاحبہا وسلم	صلی اللہ علی صاحبہا وسلم
41	1	اتنے	اپنے
41	5	نبیؐ	نبیؑ
41	11	نہیں ہیں	نبی ہیں
41	8	آخر	آخرہ
42	11	عدم الحیاء	عدیم الحیاء
42	12	جہاد	حیادار
42	13	بے جہاد	بے حیاء
43	4	بناء پر ان کی الگ	بناء پر الگ
43	5	دلیلیں	دلیل
43	18	فرمائے	فرمائی

43	20	کردیااور	کیاجس کی
44	1	دےدی	دی
44	6	وبرین	و بربن
44	7	معاولته	مصاولته
44	10	وقتد	و قد
44	10	ليلة	ليلته
44	10	الخبر	اتی الخبر
44	11	يشرنا	يبشرنا
44	14	و برين	وبربن
44	16	جہادکااور	جہاداو
45	9	حضرت عیسیٰ	سیدناعیسیٰ
45	10	انبیاءکرام اوررسل کرام	انبیاءورسل کرام
45	13	عطاءفرمائی	عطاءفرمائے
45	16	تنبہیات	تنبیہات
46	1	۶_۱۴	۶ تا۱۴
46	2	مصحف	صحف
46	3	صلی اللہ علیہ وسلم نبینا	صلی اللہ علی نبینا
47	2	چونتیس ہزار	چوبیس ہزار
47	2	موجودہے	واردہے
47	4	دلیل تفصیلی	دلیل لیکن تفصیلی
47	6	دیئے جاچکے ہیں	لگائے جاسکتے ہیں
48	1	کی تمام	کی وہ تمام
48	1	جس میں	جن میں
48	5	ملئكة	ملئكه
48	6	قائل ہیں	قائل

48	8	یہ بھی اس کے قائل ہوگئے	بھی اس کے قائل ہوئے
48	13	پہلے دو	پہلی دو
48	14	پڑتی ہیں	پڑتی ہے
48	18	کے پہلی	کےفوری بعدپہلی
49	3	سینکڑوں نے انہیں واصل جہنم کیا	انہیں واصل جہنم کیا۔سینکڑوں نے
49	9	اسلام کی	اسلام کے
49	14	حسین مجتبیٰ	حسن مجتبیٰ
49	آخری	ان مسائل سےجس	یہ ان مسائل سے ہےجن
50	9	اُمہ	ائمہ
51	10	گواہ	گوہ
53	10	ہوجسے	ہویاجسے
54	6	درکثیر	اکثر
55	9	پڑھیئے	اب پڑھئے
55	11	جھوٹے دلیل	جھوٹے ہونے کے دلائل
55	16	دلیل نمبر۴۳	نمبر۴۳ دلیل نمبر۱
55	18	تین	میں
55	19	لانے والے	لانے والا
56	10	رؤساوکفار	رؤساءکفار
56	آخری	جھوٹ	جھوٹے
57	1	....	نمبر۴۴ دلیل نمبر۲ (توہین انبیاء و رسل کرام علیہم السلام)، اللہ تعالیٰ کا ہر نبی، ہر رسول واجب التعظیم ہے، جن کی تعظیم وتکریم من حیث العمل ہرفرض سے بڑھ کرفرض ہے
57	6	انکارادب	ان کاادب
57	9	مر...... فی	مر تفصیله فی

57	19	اسلان	اسلام
58	7	ہونے کے	ہونے کی
58	18	دلیل نمبر۴۵	نمبر۴۵ دلیل نمبر۱
59	2	ملتزم	مستلزم
59	11	سرپرستی انہیں	پرستی انہیں
59	14	کہتے ہیں انہیں	کہتے انہیں
59	18	طے شدہ اور	طے شدہ اونٹ
60	11	کہ غزوۂ بدر	کہ آپ ﷺ نے غزوۂ بدر
60	13	فلا نغذا	فلان غداً
61	3	الله علی لدیه	یفتح الله علی یدیه
61	14	نودس......سال	نودس سال الخ
61	18	بزعم مویش اور	بزعم خویش الله
62	4	لڑکے	لڑکی
62	16	اس کے بعد	اس دوران
62	17	نے اپر	نے اس پر
62	18	نہیں	نبی
62	20	رسال	رسالت
62	20	۲ص	ج۲ص
62	آخری	مرزالۂ اوحصام	ازالۂ اوھام
63	2	ہم سے کوئی	ہم کوئی
64	9	ڈاکٹر اس	ڈاکٹر صاحب اس
64	11	خاتمہ	خاتمیہ
64	11	تاجرم	کا جرم
65	2	دلیل نمبر۴۶	نمبر۴۶ دلیل نمبر۱
65	3	محمد	محمدی
65	4	میعاد	معیار

65	10	شرف	شرم
65	12	ضرور	ضرورة
65	15	خزیر	خنزیر
65	16	نطفه، السفهاء	نطفة السفهاء
66	1	سن الله	سنة الله
66	8	دلیل نمبر۴۷	نمبر۴۷ دلیل نمبر۵
67	1	بغرض	بفرض
68	3	دلیل نمبر۴۸	نمبر۴۸ دلیل نمبر۵
68	8-9	مناظره	مناظر
68	18	ہوئے۔پس	ہوئے کہ
69	4	کی جانیں	ایمانی جانیں
69	10	دلیل نمبر۴۷	نمبر۴۹ دلیل نمبر۶
69	16-15	دعویٰ نبوت	دعویٰ نبوت
69	19	دلیل نمبر۵۰	نمبر۵۰ دلیل نمبر۷
70	9	الرّسُل۔ صالحاً	الرُّسُل۔ صالحاً
71	1	دلیل نمبر۵۱	نمبر۵۱ دلیل نمبر۸
71	9	زبانی تمہید	زبانی عہد
71	10	دلیل نمبر۵۲	نمبر۵۲ دلیل نمبر۹
71	11	دعوی	دعویٰ
72	8	ضرورت	ضروریات
72	10	....	بلکہ وہ خود اپنی تحریرات اور اپنے افعال وکردار کی رُو سے بھی اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

نوٹ!!

☆ ...... ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے اس فارم کو پُر کر کے بھیجیں۔منی آرڈر اور فارم پر اپنا ایڈریس مکمل اور صاف تحریر کر کے روانہ کریں۔مکان نمبر،گلی نمبر یا مکان کا نام،گلی کا نام، محلے کا نام،قریب میں کوئی مشہور جگہ، ڈاکخانہ، تحصیل،ضلع وغیرہ لکھ کر بھیجیں تا کہ آپ کی کتاب ضائع نہ ہو۔خط اور منی آرڈر پر اپنا رابطہ نمبر ضرور تحریر کریں۔

☆ ...... پرانے ممبران خط کے علاوہ منی آرڈر پر بھی اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر ضرور تحریر کریں۔ (جیسا کہ 250(PUN)، 725(SIN) وغیرہ)

☆ ...... براہِ کرم منی آرڈر جس نام سے روانہ کریں، خط بھی اسی نام سے روانہ کریں تا کہ خط اور منی آرڈر کو ڈھونڈنے میں آسانی ہو۔خط اور منی آرڈر ایک ہی دن ایک ساتھ روانہ کریں۔

☆ ...... ایک منی آرڈر سے جتنے افراد کی رقم بھیجی ہے ان سب کے نام اور ایڈریس بھی ایک ہی خط میں روانہ کریں،علیحدہ علیحدہ خط نہ بھیجیں۔

☆ ...... خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والوں کی رقم ضائع ہونے کی صورت میں ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

☆ ...... فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جاسکتی ہے۔

☆ ...... سال 2018ء کی ممبر شپ حاصل کرنے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2017ء ہے۔کسی مجبوری کی صورت میں 10 جنوری 2018ء تک ہر حال میں ممبر شپ فارم جمع کروادیں بصورتِ دیگر ادارہ آپ کو ممبر شپ جاری نہ کرنے کا مجاز ہوگا۔

محترم المقام جناب.. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نے آئندہ سال 2018ء کے لئے اپنے مفت سلسلہ اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت ممبر شپ حاصل کرنے کی فیس -/100 روپے سالانہ ہی کو برقرار رکھا گیا ہے۔

اس فارم کے آخر میں دیئے گئے کوپن پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں منی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تا کہ آپ کو نئے سال کی ممبر شپ حاصل ہو جائے۔کراچی کے رہائشی یا دوسرے حضرات جو ذاتی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 5 بجے سے رات 11:30 بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں۔

ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی۔74000

فقط

محمد سعید رضا

شعبہ نشر واشاعت 021-32439799

0334-3835735

....

نام..

ولدیت..

مکمل پتہ..

....

....

فون نمبر.............................. سابقہ ممبر شپ نمبر..............................